روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 13/اکتوبر 2010ء 4ذیقعد 1431 ہجری 13اخاء 1389ہش جلد 60-95 نمبر 211

رشتہ سے قبل

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے جب کوئی کسی جگہ رشتہ طے کرنا چاہے تو اگر ہو سکے تو پہلے اس لڑکی اور اس کی سیرت وعادت کے بارہ میں تحقیق کرے۔

(ابو دائود کتاب النکاح باب الرجل ینظر حدیث نمبر:1873)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اپنے ایک تعزیتی خط میں جو حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ان کی پہلی بیگم کی وفات پر لکھا تھا۔تحریر فرمایا:۔

''میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کرکے کون دل ہے جو پُرآب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ایسے تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات ﷺ بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ ارحنا یا عائشہ یعنی اے عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی، پیارا رفیق اور رئیس عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دور کرنے والی اور خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے جب وہ یک دفعہ دنیا سے گزر جاوے تو کیسا صدمہ ہے اور کیسی تنہائی کی تاریکی چاروں طرف نظر آتی اور گھر ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے۔''

(الحکم 3ستمبر 1903ء)

حضرت اماں جان نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جو بظاہر بہت معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ حضور کس طرح حضرت اماں جان کا خیال رکھتے اور آپ کے آرام کے لئے کوشش فرماتے تھے۔آپ نے بتایا کہ آپ روشنی کے بغیر سو نہیں سکتی تھیں دوسری طرف حضرت مسیح موعود اندھیرے میں سونے کے عادی تھے۔اماں جان کی وجہ سے حضور بتی جلتی رکھتے جب حضرت اماں جان سو جاتیں تو روشنی گل کر دیتے حضرت اماں جان فرماتی ہیں جب میں کروٹ لوں تو اندھیرا معلوم ہوتا تو اماں جان روشنی کے لئے کہتیں اور حضور روشنی کر دیتے۔آخر کار حضور کو بھی روشنی میں سونے کی عادت ہوگئی اور اماں جان کے لئے حضور خصوصی طور پر سارے گھر کو روشن کرنے کا بندوبست فرماتے اس بارے میں ایک بار اماں جان نے حضرت صاحب کو مخاطب کرتے فرمایا:

''حضرت صاحب وہ وقت یاد ہے جب آپ کو روشنی میں نیند نہیں آیا کرتی تھی اور اب اگر کونے کونے میں روشنی نہ ہو تو آپ کو نیند نہیں آتی۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 410)

ایک نہایت دلچسپ واقعہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے جو حضرت قاضی ضیاءالدین صاحب کی صاحبزادی تھیں اپنے بچپن میں کافی عرصہ حضور کے گھر میں رہیں بیان کیا ہے جس سے حضور اور حضرت اماں جان کے باہمی تعلق پر روشنی پڑتی ہے کہ وہ کیسے بے تکلفی اور محبت پر مبنی تھے آپ فرماتی ہیں:۔

''ایک دن حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان نے یہ تجربہ کرنا چاہا کہ دیکھیں آنکھیں بند کر کے کاغذ پر لکھا جا سکتا ہے یا نہیں''۔

چنانچہ حضور اور حضرت اماں جان نے آنکھیں بند کر کے ایک فقرہ تحریر کیا۔

''انسان کو چاہئے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور پنج وقت اس کے حضور دعا کرتا رہے۔'' اور حضرت اماں جان کی تحریر کردہ عبارت حسب ذیل تھی۔

''محمود میرا پیارا بیٹا ہے کوئی اس کو کچھ نہ کہے۔'' ''مبارک احمد بسکٹ مانگتا ہے۔'' (سیرت المہدی جلد2 روایت نمبر 1204ص149)

ہوا وہوس کو چھوڑ دو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''شادی بیاہ کے موقعہ پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں۔ جیسے بری دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کے لئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار۔ باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے......تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے۔ باقی سب فضول رسمیں ہیں......صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں ...... جب رسمیں بڑھتی ہیں تو پھر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور پھر اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ مکمل طور پر ہوا وہوس کے قبضہ میں چلا جاتا ہے جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا وہوس سے باز آ جائے گا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم ورواج اور ہوا وہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔''

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 101)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

ماہر امراض معدہ/جگر/شوگر اور جوڑوں کے درد کی آمد

مکرم ڈاکٹر منصور حسن میاں صاحب ماہر امراض معدہ وجگر شوگر اور جوڑوں کے درد مورخہ 16/اکتوبر 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم محمد افضل متین صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زریں نصائح

خدا سے تعلق بنائیں، دعا کریں اور مخلوق سے ہمدردی کریں

خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ خلیفۃ المسیح کا وجود اپنی جماعت کے لئے ماؤں سے بھی بڑھ کر جذبات رکھتا ہے وہ افراد جماعت کی دین و دنیا میں ہر لحاظ سے کامیابی چاہتے ہوئے دعائیں کرتے ہیں سوچ و بچار اور اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے.........نصائح کرتے رہیں یہ نصائح مشعل راہ کا درجہ رکھتی ہیں ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایسی ہی چند نصائح درج ہیں۔

اتنی دعائیں کریں کہ ہر دل مسرور ہو جائے

کوشش کریں کہ ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والا ہو اور ہمارا کوئی لمحہ بھی شیطان چھین کے لے جانے میں کامیاب نہ ہو۔ دعاؤں میں ہمہ وقت مشغول رہیں پیار اور محبت کو، باہمی اخوت کو بڑھائیں، آپس میں ملیں، ایک دوسرے کے حالات پوچھیں اور سب سے زیادہ اپنے رب سے ملنے کی کوشیں کریں اور اسے اپنے حالات اور اپنی تکلیفیں بتائیں اور عاجزانہ اس کے حضور جھک کے اس سے کہیں کہ اے ہمارے رب! ہم بہت ہی کمزور ہیں۔ ایک اہم ذمہ داری غلبہ (۔) کی اور توحید کے قیام کی تو نے ہم پر ڈالی ہے۔ ہم اپنی طاقتوں اور قوتوں اور استعدادوں اور وسائل اور ذرائع کو جب دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے لیکن ان تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود جب ہم تیری بشارتیں سننے اور تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ باوجود محض نیستی ہونے کے وہ جس سے ہر ہست نمودار ہوا اور وجود پذیر ہوا وہی ہمیں کامیاب کرے گا۔ پس تو ہمیں کامیاب کر ہمیں ایسے اعمال کی توفیق دے کہ جن سے تو ہم سے راضی ہو جائے ایسے افکار اور ایسے منصوبے اور ان منصوبوں پر ایسے عمل کی توفیق دے جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا ہے کہ دنیا کے دل میں تیری توحید کو گاڑ دیں اور ہر سینہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت سے معمور کر دیں ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں.........غلط قسم کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے خدا اور رسول کی باتیں سننے میں اپنا وقت خرچ کریں اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ سمجھ بھی دے اور عمل کی طاقت بھی عطا کرے اور پھر اپنے فضل سے وہ نتیجہ بھی نکالے جو ہمارے دلوں کو مسرور کرے اور وہ بھی خوش ہو کہ اس کے بندے اسی کے بندے بنے شیطان کے بندے نہ بنے۔

(الفضل 12 جنوری 1969ء)

اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے بہت پیار کرو

کوئی کبر اور غرور نہیں پیدا ہونا چاہئے کیونکہ جو کچھ حاصل کیا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا ہے اپنی کسی خوبی یا کسی عمل کی وجہ سے حاصل نہیں کیا۔ اس لئے عاجزانہ راہوں کو مضبوطی سے پکڑو۔ صراط مستقیم پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ عاجزانہ طور پر اس کے حضور جھکو اور اس سے دعائیں کرتے رہو۔ ہر ایک کی بھلائی چاہو۔ کسی سے دشمنی نہ کرو خواہ وہ ساری عمر تم سے دشمنی کرتا رہا ہو۔ معاف کرنے کی عادت ڈالو۔ خدا کے بندوں سے پیار کرو۔ جو مظلوم ہیں ان کے ظلم دور کرنے کی جہاں تک تمہیں طاقت ہے کوششیں کرو۔ جو حقوق سے محروم ہیں ان کے حقوق دلانے کی سعی کرو۔ خدا کے ہو جاؤ۔ اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ کر اپنی زندگی کے دن گزارو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ کچھ دے گا کہ قیامت تک تمہاری نسلیں تم پر فخر کریں گی۔

(فرمودہ 26 دسمبر 1970ء)

خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں

یہ نہ بھولیں کہ انسان ایک بے کس ہستی ہے جس میں کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے جب اصل قوت کے سرچشمہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات سے اس کا تعلق قائم نہ ہو اور اس وقت تک انسان لاشیٔ محض ہے اس لئے اپنی عاجزانہ کیفیت اور عاجزانہ مقام کو نہ بھولیں اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں سے کبھی غافل نہ ہوں۔ وہ بڑی قدروں والا وہ بڑی حکمتوں والا اور بڑی طاقتوں والا رب ہے اس نے یہ تو کہا ہے کہ (۔) کو ساری دنیا پر غالب کرے گا۔ لیکن اس نے یہ نہیں کہا کہ اگر ہم دنیا کے بندے بن جائیں تب بھی وہ ہم سے پیار کرتا رہے گا۔ اگر ان بشارتوں سے ہم نے حصہ لینا ہے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہوگا کہ ہم اس کی راہ میں فدا ہو جائیں اور جیسا وہ چاہتا ہے کہ ہم بنیں ویسا ہم بن کر اسے دکھائیں۔

(الفضل 11 جنوری 1973ء)

اے خدا تو ایسا کر

اس کے فرشتے ہمیشہ ہمیں یہ بشارتیں دیتے رہیں کہ دشمن خواہ کتنا بڑا طاقتور کیوں نہ ہو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارا رب قدیر تمہارے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے فرشتوں کی فوجیں تمہاری مدد اور نصرت کے لئے آسمانوں سے اتری ہیں۔ ان فرشتوں کے پروں کے سایہ میں شاہراہ (۔) پر آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو کہ ترقیات کے دروازے کھل چکے ہیں۔

کتنے فضل اس چھوٹی سی جماعت پر اس تھوڑے سے زمانہ میں کئے ہیں۔ پس ترقیات کے دروازے کھل چکے ہیں اب ہمارا کام ہے کہ ہم انتہائی عاجزی اور انتہائی مجاہدہ کے ساتھ ان دروازوں میں داخل ہو کر اس شاہراہ پر تیز سے تیز ہوتے چلے جائیں جو ایک نہ ایک دن غلبہ (۔) کی منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ اے خدا تو ایسا کر۔

(الفضل 11 جنوری 1973ء)

خدا کے حضور اپنی بے کسی کی شکایت پر مشتمل دعا

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ کے دردناک کلمات

اَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ اَشْکُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَ قِلَّةَ حِيْلَتِیْ وَ هَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ. يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اِلٰى مَنْ تَکِلُنِیْ. اِلٰى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِیْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَّلَّکْتَهٗ اَمْرِیْ. اِنْ لَّمْ تَکُنْ سَاخِطاً عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ، غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَکَ اَوْسَعُ لِیْ. اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الْکَرِيْمِ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمٰتُ وَ صَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَنْ تَحِلَّ عَلَیَّ غَضَبُکَ اَوْ تَنْزِلَ عَلَیَّ سُخْطُکَ. وَلَکَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ.

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد2 صفحہ 2180 بیروت)

اے اللہ! میں اپنے ضعف و ناتوانی اور کوتاہی تدبیر کی شکایت تجھ سے ہی کرتا ہوں اور لوگوں میں رسوا ہونے کی بھی۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! تو مجھے کس کے سپرد کر دے گا؟ کیا ایسے دشمن کے حوالے کرے گا جو مجھے تباہ کر دے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جسے تو میرے معاملہ میں کلی اختیار دے دے؟ خیر! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے بھی کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ مگر ہاں تیری وسیع تر عافیت کا میں ضرور طلبگار ہوں۔ میں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں کہ جس سے زمین و آسمان روشن ہیں اور جس نے اندھیروں کو منور کر دیا ہے اور دنیا و آخرت کے معاملے جس کے ساتھ درست ہوتے ہیں (اس بات سے پناہ) کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا میں تیری ناراضگی کا مورد ٹھہروں۔ مولیٰ! تیری مرضی ہے تو جو چاہے کر کہ سب قوت و طاقت تجھے ہی حاصل ہے۔

بے نفس ہو کر خدمت کرو

جو عاجزی کا مقام تمہیں عطا ہوا ہے (اور یہ بڑا زبردست مقام ہے) اسے مت بھولو۔ جو پیار کرنے کا اور دکھوں کو دور کرنے کا مقام۔ جو بے نفس خدمت کا مقام آپ کو عطا ہوا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھو، ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور خدا کرے کہ جس غرض کے لئے اس نے ایک احمدی کو پیدا کیا ہے وہ غرض ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے رہے اور ہمیشہ اس کے جوارح سے وہ ظاہر ہوتی رہے اور اس کے عمل سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی رہے۔ اللّٰھم آمین

(الفضل 21 فروری 1976ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آئرلینڈ

(4)

کائیل مور محل اور باغ کا وزٹ، ملاقاتیں، نیشنل عاملہ اور لجنہ کی عاملہ کو ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 ستمبر 2010ء

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کائیل مور کا محل

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق آئرلینڈ کے مغربی علاقے کونامارا (Connamara) کے لئے روانگی تھی۔ یہ علاقہ سرسبز وشاداب پہاڑوں اور خوبصورت جھیلوں پر مشتمل ہے اور گالوے (Galway) شہر سے مغرب کی جانب 92 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ انہی پہاڑوں کے دامن میں واقع ایک خوبصورت محل ہے۔ کائیل مور (Kylemore) کا یہ محل 1867ء میں مچل ہنری اور اس کی بیوی مارگریٹ ہنری نے تیار کروایا تھا۔ ان دونوں میاں بیوی نے 18 ہزار پاؤنڈ کی معمولی رقم خرچ کر کے تقریباً 13 ہزار ایکڑ کا وسیع و عریض رقبہ خریدا اور ایک پہاڑ کے دامن میں یہ محل تعمیر کروایا۔ محل کے پیچھے پہاڑ اور سامنے کی طرف ایک بہت خوبصورت جھیل ہے۔

1920ء میں بینیڈیکٹائن کمیونٹی (Benedictine Community) کی ننز (Nuns) نے اس محل اور اس کے گردونواح کے 10 ہزار ایکڑ کو صرف 45 ہزار پاؤنڈ میں خرید کر اس میں Monastary کو قائم کردیا۔ یہ کمیونٹی درحقیقت بیلجیئم سے پہلی جنگ عظیم کے بعد ہجرت کے برطانیہ سے ہوتی ہوئی آئرلینڈ کی کاؤنٹی ویکسفورڈ میں پناہ گزیں ہوئی۔ پھر بالآخر کائیل مور (Kylemore) میں یہ جگہ خرید کر مستقل سکونت پذیر ہوئی۔ آج کائیل مور کا یہ علاقہ دنیا بھر کے سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

محل میں آمد اور استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور قافلہ پروگرام کے مطابق علاقہ کونامارا (Connamara) کے لئے روانہ ہوا۔ چار سیکیورٹی گارڈ پر مشتمل پولیس کی ایک گاڑی قافلہ کے ساتھ تھی اور پولیس کی ایک دوسری گاڑی حضور انور کی آمد سے قبل پہلے سے ہی اس علاقہ میں پہنچی ہوئی تھی اور اپنی سیکیورٹی کی ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھی۔ قریباً سوا گھنٹے کے سفر کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کائیل مور تشریف آوری ہوئی۔ تمام گاڑیاں محل سے کچھ فاصلے پر پارکنگ ایریا میں پارک ہوتی ہیں جبکہ انتہائی خصوصی اہمیت کے حامل شخص کو محل کے صدر دروازے کے سامنے تک گاڑی لے جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں خاص اعزاز دیا گیا اور حضور انور کی گاڑی محل کے مین دروازے کے سامنے جاکر رکی۔ جہاں محل کی انتظامیہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ محل میں مقیم چیف نن Mother Maire(Nun) جو کسی کے استقبال کے لئے سامنے نہیں آتی۔ سپیشل طور پر حضور انور کے استقبال کے لئے محل کے صدر دروازے تک آئی اور حضور انور کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا اور کچھ دیر کے لئے گفتگو فرمائی۔ موصوفہ چیف نن نے درخواست کی کہ وہ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتی ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ساتھ چیف نن نے تصویر بنوائی۔

اس علاقہ اور اس محل کے انتظامات کو چلانے والی ایک ٹورسٹ کمپنی نے حضور انور کے اس وزٹ کے لئے ایک سپیشل گائیڈ مہیا کی تھی۔ ایک خاتون Brid Connell جو اپنے پیشہ کے لحاظ سے آرکیٹیکٹ ہے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس محل اور اس علاقہ کا وزٹ کروایا۔ حضور انور محل کے مختلف حصوں میں تشریف لے گئے۔

سب کی نظروں کا مرکز
مبارک وجود

اس علاقہ میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں ٹورسٹ آتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک وجود ان سبھی کے لئے کشش کا موجب بنا ہوا تھا۔ ہر کوئی حضور انور کی تصاویر کھینچ رہا تھا۔ مختلف ممالک اور آئرلینڈ کے مختلف علاقوں سے آنے والے ٹورسٹ مرد کیا اور خواتین کیا ہر چھوٹے بڑے کی نظریں حضور انور کے چہرہ پر مرکوز تھیں اور جہاں موقع ملتا یہ لوگ تصویریں بناتے اور قافلہ کے ممبران اور ساتھ آنے والے مقامی خدام سے حضور انور کی شخصیت کے بارہ میں دریافت کرتے۔

اس محل سے کچھ فاصلہ پر اسی زمانہ میں ایک چرچ بھی تعمیر کیا گیا تھا جو اپنے زمانہ کے لحاظ سے فن تعمیر کا ایک نمونہ ہے۔ محل کے وزٹ کے بعد گائیڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس چرچ کا وزٹ کروایا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے محل کی انتظامیہ نے محل کے اندر ہی ایک بڑا کمرہ مہیا کیا تھا جہاں پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی علاقہ میں موجود ایک ریسٹورنٹ میں کیا تھا۔

محل کی تعمیر کے ساتھ ہی اس زمانہ میں ایک بہت خوبصورت باغ کی بھی تعمیر ہوئی۔ اس باغ کے بھی ایک طرف بلند وبالا پہاڑ اور دوسری طرف کچھ فاصلے پر خوبصورت جھیل ہے۔ اس باغ کو Victorian Walled Gardens کا نام دیا گیا ہے۔

باغ کا وزٹ

دوپہر کے کھانے کے بعد قریباً سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس باغ کا وزٹ کیا۔ ٹورسٹ گائیڈ یہاں بھی ساتھ تھی۔ اس باغ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت ڈیزائن کے ساتھ رنگا رنگ اور قسما قسم کے خوشنما پھول مختلف کیاریوں میں سجا کر لگائے گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک وسیع وعریض سرسبز چادر پر کسی نے مختلف رنگوں سے مینا کاری کی ہوئی ہے۔

پھر اس باغ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں کیلا اور بعض دوسرے ایسے پھلوں کے پودے لگائے گئے ہیں جو موسم کے لحاظ سے یہاں نہیں ہوسکتے۔ اس کے لئے خاص طور پر شیشے کے بڑے بڑے ہال (Green House) بنائے گئے تھے۔

اس وقت صرف ایک ہال کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ ان ہالوں میں کوئلہ جلا کر گرم پانی پائپوں کے ذریعہ گزارا جاتا تھا اور اس مصنوعی طریق سے ان پھلدار پودوں کو وہ حرارت مہیا کی جاتی تھی جو ان کے نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ باغ میں کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد سارا دن اس کام پر مامور رہتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Green House دیکھا۔ اس میں کیلے، انگور، ٹماٹر اور دوسرے پھلدار پودے تھے۔ اس کے علاوہ اس باغ میں مختلف سبزیاں بھی اگائی گئی ہیں۔ پہاڑوں سے آنے والا پانی ایک نالے کی صورت میں بہتا ہوا۔ اس باغ کے درمیان سے گزرتا ہے۔ اس باغ کے ایک حصہ میں زراعت اور باغبانی کے لئے استعمال ہونے والے پرانے آلات بھی رکھے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ آلات دیکھنے پر گائیڈ کو بتایا کہ اس جیسے آلات تو پاکستان میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس باغ میں ایک ایسا پرانا گھر بھی محفوظ کیا گیا ہے جہاں باغ کے مالی رہائش رکھتے تھے۔ اس زمانے کے لحاظ سے کافی خستہ حال گھر تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس گھر کا وزٹ کیا اور فرمایا کہ ایسے گھر تو پاکستان میں اب بھی ہیں اور افریقہ میں تو بہت ہیں۔ افریقہ میں تو میں خود بھی اس طرح کے گھر میں رہا ہوں۔

اس باغ کے وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف خوبصورت مناظر کی تصاویر بھی بنائیں۔

اس وزٹ کے آخر پر ٹورسٹ گائیڈ نے حضور انور کو یہاں کی انتظامیہ کی طرف سے سوونیئر پیش کیا۔ بعد ازاں چار بجے یہاں سے واپس گالوے Galway کے لئے روانگی ہوئی اور سوا گھنٹے کے سفر کے بعد سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق انفرادی احباب کی ملاقاتیں اور اس کے بعد نیشنل لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ اور نیشنل مجلس عاملہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں ملاقاتوں اور ان میٹنگز کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق پہلے ملاقاتیں ہوئیں۔ 26/احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

نیشنل مجلس عاملہ کو ہدایات

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد شام سوا چھ بجے نیشنل لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئیں۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر لجنہ اور جنرل سیکرٹری صاحبہ سے مجالس کی تعداد اور تجنید اور باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجوانے کی بابت دریافت فرمایا۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ آئرلینڈ میں اس وقت لجنہ کی تین مجالس ہیں اور کل تجنید 69 ہے اور ان تینوں مجالس کی ماہانہ رپورٹس آتی ہیں اور ہر ماہ ایک مجموعی رپورٹ تیار کر کے لندن بھجوائی جاتی ہے۔

صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ تمام جماعتی جلسے اور اجتماع اور لجنہ کے نیشنل پروگرام ڈبلن (Dublin) میں ہوتے ہیں۔ لجنہ کی تجنید بھی سب سے زیادہ ڈبلن میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر لجنہ کا مرکز ڈبلن ہے۔

حضور انور نے ڈبلن کی مقامی صدر لجنہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ مرکز کی مقامی صدر لجنہ بھی نیشنل عاملہ کی ممبر ہوتی ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مجالس کا آپس میں مقابلہ کروایا کریں۔ نیشنل مجلس عاملہ مقابلہ کا فیصلہ کرے گی اور لجنہ کا جہاں مرکز ہے وہاں کی مجلس کی مقامی صدر اس فیصلہ کرنے میں شامل نہیں ہوگی۔

مرکز ڈبلن (Dublin) کی مجلس کی مقامی صدر، نائب نیشنل صدر بھی ہیں اور نیشنل عاملہ میں سیکرٹری تعلیم بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ نائبہ کی کیا ضرورت ہے؟ انہیں مقامی صدر ہی رہنے دیں اور نیشنل سیکرٹری تعلیم اس لئے بھی کسی اور کو موقع دیں تا کہ یہ مقامی صدر کی حیثیت سے اچھے طریقے سے کام کر سکیں۔

سیکرٹری ضیافت صاحبہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ لجنہ کے تمام فنکشنز پر کھانے کا انتظام کرتی ہیں۔

سیکرٹری صاحبہ دعوت الی اللہ کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔ چھوٹے چھوٹے دیہات اور Towns میں جائیں اور اپنے نئے رابطے بنائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری دعوت الی اللہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ چونکہ خود ٹیچنگ (Teaching) لائن میں ہیں تو لوکل سکولز اور یونیورسٹیوں میں سیمینارز کا انتظام کروائیں اور یونیورسٹی کے طلباء کو بھی ساتھ شامل کریں اور اسی طرح انٹرفیتھ (Interfaith) میٹنگز کا بھی انتظام کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر لجنہ کی ہر ممبر ایک ایک Contact بنائے تو اس طرح آپ کے 69 رابطے ہو جائیں گے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ Local Nursing Homes میں بھی باقاعدگی سے وزٹ کیا کریں۔ وہاں جا کر بوڑھی عورتوں کو ملیں۔ ان کو وقت دیں۔ اس طرح وہ خوش بھی ہو جائیں گی اور وہ لجنہ جن کو زبان کا مسئلہ ہے وہ اپنی زبان بھی بہتر کر سکتی ہیں جو آگے چل کر ہمیں دعوت الی اللہ اور اس کے علاوہ دوسرے شعبوں میں بھی مدد دے سکتی ہے۔

سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خون کا عطیہ دینے کے لئے خدام کے ساتھ مل کر پروگرام بنائیں اور اولڈ ہوم (Old Home) اور نرسنگ ہومز (Nursing Homes) میں جا کر بوڑھی عورتوں کے ساتھ وقت گزارنے کی کوشش کیا کریں۔

سیکرٹری تجنید نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ لجنہ کی کل تعداد 69 ہے اور ینگ لجنہ (Young Lajna) کے بارہ میں بھی ذکر کیا تو اس پر حضور انور نے فرمایا ینگ لجنہ کچھ نہیں ہے یہ کوئی اصطلاح نہیں ہے۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے لجنہ کے پہلے رسالہ کی اشاعت کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور نے رسالہ کا اختصار سے جائزہ لیا اور حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ حضور انور کا پیغام پہلے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔

لجنہ آئرلینڈ کی نئی ویب سائٹ کے بارہ میں رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ باقی لجنہ کی ویب سائٹ سے بھی اچھی چیزوں کو اپنی سائٹ پر شامل کر سکتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رسالہ میں کوئی بھی بات ہماری روایات کے خلاف نہیں ہونی چاہئے۔

سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال عشرہ تربیت اور نیشنل تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا۔ تربیتی ورکشاپ لگائی گئی۔ حضور انور نے فرمایا تربیت سیمینارز بار بار منعقد کریں۔ لڑکیوں کو بتائیں کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں اور احمدی ہوتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کی ہم سے کیا توقعات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب سات سال کی لڑکی ناصرات میں داخل ہو جاتی ہے تو اسے بروقت لباس کے آداب سکھائیں۔ اسے لمبی قمیص پہننے کی ترغیب دلائیں تا کہ اس میں پردے اور حیاء کا احساس پیدا ہو اور بڑے ہو کر کوئی مشکل نہ ہو۔

حضور انور نے سیکرٹری تربیت کو ہدایت فرمائی کہ 14 سے 25 سال کی عمر کی بچیوں کے پردے کا معیار پتہ کیا جائے اور ان کی ماؤں سے باقاعدگی سے پوچھا جائے کہ ان کے بچے نماز اور قرآن پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا اجلاسات میں لڑکیوں سے ڈسکشن (Discussion) کی جائے۔ ان کے ذہنوں میں آنے والے سوالات کے مناسب جوابات دیئے جائیں۔ ان کو بتایا جائے کہ اگر ہم احمدی ہیں تو ہمیں شریعت کی باریکیوں کا پابند ہونا پڑے گا اور ہمارا نظام جماعت سے مضبوط تعلق ہونا بہت ضروری ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہاں تعلیم کے حصول میں تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ لڑکے لڑکیوں سے دوستی نہ کریں اور ایک دوسرے سے صرف ضرورت کے تحت ہی بات کریں۔ SMS، FB، Chat اور فون کالز (Phone Calls) سے اجتناب کریں۔ ماں باپ کو ہدایت کریں کہ وہ بچوں پر نظر رکھیں، ہر وقت کمپیوٹر اور موبائل فون ہاتھ میں رکھنا مناسب نہیں۔ جو مائیں کمپیوٹر نہیں جانتیں وہ سیکھ لیں تا کہ بچوں پر نظر رہے۔

پردہ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ماتھا اور نیچے ٹھوڑی تک چہرہ ڈھانپا ہوا ہونا چاہئے۔ کوٹ ڈھیلا ڈھالا اور گھٹنوں تک کم از کم ہونا چاہئے۔ بازو کلائی تک ڈھکے ہونے چاہئیں جیسا کہ نماز کے لئے ہمیں حکم ہے۔ سر ڈھانپ کر اگر ٹنگ جینز اور چھوٹی قمیص پہن لی جائے تو وہ کوئی پردہ نہیں ہے۔ جینز پہننا منع نہیں ہے بشرطیکہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ ننگ ڈھانپا ہوا ہو۔

لڑکیوں کی Swimming کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ صرف مخصوص اوقات میں جب صرف عورتوں کا ٹائم ہو تو ایسے سوئمنگ لباس (Swimming Suite) میں جو پورا جسم Cover کرتا ہو تو سوئمنگ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سیکرٹری تربیت کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی غلط راستے پر چل رہے ہیں تو اس کے ماں باپ کو اس سے آگاہ کیا جائے تا کہ وہ اپنے بچے کی اصلاح کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب بچے 14،13 سال کی عمر کو پہنچیں تو وہ تبدیلی کے اس دور میں ہوتے ہیں۔ جس میں انہیں والدین سے زیادہ دوست کی ضرورت ہوتی ہے جس سے وہ ہر بات کھل کر کر سکیں۔ تو آپ اپنے بچوں سے دوستی کا رشتہ مضبوط کریں، خاص طور پر باپ اپنے بیٹوں سے تا کہ وہ آپ سے کوئی بات بھی کرنے میں جھجک محسوس نہ کریں اور والدین اور بچوں میں ایسا رشتہ ہونا چاہئے کہ وہ کوئی بات اپنے والدین سے نہ چھپائیں۔

حلال و حرام کھانے کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حلال جانوروں کا وہ تمام گوشت حلال ہے جس کے اندر سے ذبح کرنے کے بعد خون Drain کر دیا جائے اور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ وہ آپ بسم اللہ پڑھ کر کھا سکتی ہیں۔ KFC اور McDonald وغیرہ سے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر یہ ضرور چیک کر لینا چاہئے کہ کہیں وہ ایک ہی آئل (Oil) میں پہلے Pork اور پھر چکن وغیرہ نہ فرائی کر رہے ہوں۔

Gelatin کے بارے میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس کے اجزاء میں Pork نہ شامل ہو تو کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مردوں سے ہاتھ ملانے کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مردوں سے غیر ضروری باتیں کرنے اور بے جا بے تکلفی سے بھی مردوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ ہاتھ ملائیں۔ احمدی عورتوں کو اپنا مقام پہچاننا چاہئے اور اگلے کو ایسا موقع نہیں دینا چاہئے اور ان کو بتا دینا چاہئے کہ ہمارے مذہب میں عورت مرد سے سلام نہیں کرتی۔

سیکرٹری ناصرات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں ناصرات کا گزشتہ سال کا اور آئندہ دو سالوں کا سلیبس پیش کیا۔ حضور انور نے اس سلیبس کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے دستخط بھی فرمائے۔ سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ اردو خوش خطی سلسلہ کا آکسفورڈ کا سیٹ بھی سلیبس میں شامل کر رہے ہیں تا کہ ناصرات کو اردو لکھنا پڑھنا بھی آئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہاں یہ اچھا ہے بچوں کی کلاس میں بھی سب نے اردو کے لئے کاپیاں بنائی ہوئی ہیں۔ جس سے ان کی اردو کافی اچھی ہو رہی ہے۔

سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دوران سال عشرہ تعلیم، نیشنل تعلیم کلاس اور نیشنل اجتماع کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ لجنہ سے پیپر لیا گیا جس کا نتیجہ کافی اچھا تھا۔

لجنہ کا سلیبس پیش ہونے پر، حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ سلیبس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب توضیح مرام، ازالہ اوہام اور رسالہ الوصیت شامل کئے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم کے بتانے پر کہ اس سال سے ہم نے لجنہ کے الگ سے جلسہ جات منعقد کرنے شروع کئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے جلسہ جات جماعتی جلسوں سے کلیش (Clash) تو نہیں کرتے؟ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض

کیا گیا کہ ہم لجنہ کے جلسے جماعتی جلسوں سے ایک ہفتہ قبل یا ایک ہفتہ بعد میں رکھتے ہیں تا کہ دونوں جلسوں میں شامل ہو سکیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ ہماری سب لجنہ بہت اچھی ہے اور سب بہت تعاون کرتی ہیں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا بجٹ 2 ہزار 500 چوراسی یورو ہے اور امسال اجتماع پر 621 یورو خرچ ہوئے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ اجتماع پر لجنہ کی حاضری 36 اور ناصرات کی 12 تھی۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہم اپنے نیشنل فنکشن کرایہ پر ہال لے کر کرتے ہیں لیکن اپنے ہفتہ وار اجلاسات مشن ہاؤس میں کرتے ہیں۔

آخر پر صدر لجنہ آئرلینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔حضور انور نے فرمایا اگر یہ تحفہ لجنہ کے بجٹ سے لیا گیا ہے تو میں نہیں لوں گا۔اس پر عاملہ کے ممبران نے عرض کیا کہ یہ بجٹ سے نہیں ہے بلکہ ہماری طرف سے ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔

لجنہ عاملہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اور سات بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ آئرلینڈ نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ کو ہدایات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بجے نیشنل مجلس عاملہ آئرلینڈ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس وقت آئرلینڈ میں ہماری تین جماعتیں ہیں۔ ایسٹ، ویسٹ اور ساؤتھ ویسٹ اور اس وقت جماعت کی مجموعی تعداد 260 ہے۔حضور انور نے تینوں جماعتوں کے صدران سے تعارف حاصل کیا۔

سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ سے حضور انور نے بیعت کے ٹارگٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ بیعت کا ٹارگٹ معین نہیں کیا۔اس پر حضور انور نے فرمایا جب تک ٹارگٹ معین نہ ہو آپ محنت نہیں کر سکتے۔مقصد اور ہدف سامنے ہو تو کوشش ہوتی ہے۔حضور انور نے فرمایا یہ تو ایسے ہی ہے جیسے پرندوں کے جھنڈ پر فائر کریں کوئی آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ نہ سہی۔حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کا باقاعدہ پلان بنائیں۔

جماعت کے مختصر تعارف پر مشتمل Leaflet کی تقسیم کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش ہوئی کہ 60 ہزار کی تعداد میں ہمارے پاس تھے جس میں سے 17 ہزار 200 تقسیم ہو چکے ہیں اور گھر گھر جا کر تقسیم کرنے کا ٹارگٹ ہے۔

حضور انور نے فرمایا آئرلینڈ کی آبادی 4.5 ملین ہے۔احمدیت کے بارہ میں کوئی نہیں جانتا۔کل شام کے فنکشن میں میئر میرے ساتھ تھے وہ احمدیت کے بارہ میں سوال کرتے رہے۔اس کو جماعت کا علم نہ تھا۔ ہمارے اور دوسرے کے درمیان فرق کے بارہ میں پوچھتے رہے۔ یہاں اس وقت یہ صورتحال ہے کہ 0.1 فیصد بھی احمدیت کے بارہ میں نہیں جانتے۔حضور انور نے فرمایا آپ صرف جماعت کا تعارف لوگوں کو کروادیں۔آغاز میں دو فیصد ٹارگٹ رکھیں اور ملک کی آبادی کے دو فیصد تک پیغام پہنچ جائے اس کے لئے آپ کو 90 ہزار Leaflet کی ضرورت ہوگی۔یہ تیار کریں اور دو فیصد ٹارگٹ رکھ کر تقسیم کریں اور کام شروع کریں۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح آپ کام کر رہے ہیں اس طرح تو آپ کو 50 سال لگ جائیں گے ملک کے ہر فرد تک پیغام پہنچاتے ہوئے۔آبادی مزید بڑھے گی تو 50 سال سے بھی زیادہ لگیں گے۔پس اگلے نو دس سال کے اندر اندر سارے ملک کو پیغام پہنچانے کا ٹارگٹ بنائیں۔ پہلے سال دو فیصد رکھیں پھر اگلے سال بڑھا لیں اور اس طرح سال بہ سال بڑھاتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا شہروں کے باہر جائیں تو وہاں آپ کو اچھا رسپانس ملے گا۔باقاعدہ پلاننگ کریں اور پھر بھرپور کوشش کریں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ Leaflet میں جماعت کے قیام کے سال کے اندراج میں غلطی ہے۔اس کو درست کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا 20 عاملہ کے ممبر ہیں ایک دن میں 20 ہزار کر سکتے ہیں۔ایک ہندسہ کی تصحیح کرنی ہے۔اس لئے یہ بہانہ قابل قبول نہیں ہے کہ لفظ کی تصحیح ہونے والی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر ہر ہفتہ نہیں تو ہر ماہ میں ایک دن عاملہ کے ممبرز اور ذیلی تنظیموں کی عاملہ، 60 لوگ دو گھنٹے بھی دیں تو کل 120 گھنٹے ہوئے تو اس میں بہت سارا کام ہو سکتا ہے۔اب بیت کی تعمیر کے بعد تو آپ کو کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا Leaflet کی تقسیم اور بک سٹالز کے علاوہ آپ کو ہر بڑے شہر میں سال میں دو تین سیمینارز کرنے چاہئیں۔احمدی طلباء اپنی یونیورسٹیوں میں سیمینارز آرگنائز کر سکتے ہیں۔

ہوٹلز میں قرآن کریم رکھوانے کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش ہوئی کہ 45 ہوٹلز میں قرآن کریم رکھوائے گئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا اس بات کا جائزہ لیں کہ اگر ہوٹل کے ہر کمرے کے لئے ممکن نہیں تو بعض کمروں میں یا جو Luxury Rooms ہوتے ہیں ان میں رکھوادیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔جو بڑی لائبریریاں ہیں ان کو پانچ کاپیاں اور جو چھوٹی لائبریریاں ہیں ان کو دو دو کاپیاں مہیا کر دیں۔یہ آپ اپنے ریسورسز سے کر سکتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ لائبریریوں میں اسلامی اصول کی فلاسفی بھی رکھوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈبلن (Dublin) شہر میں ایک معروف ٹاپ کے ہوٹل کا انتخاب کر کے وہاں اپنے بجٹ کے مطابق قرآن کریم رکھوائیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا انٹرفیتھ اور Peace سیمینارز بڑے شہروں میں کریں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایک لاکھ 31 ہزار یورو ہمارا سالانہ بجٹ ہے اور جو احباب کمانے والے ہیں ان کی تعداد 80 ہے اور یہاں آئرلینڈ میں عام ماہانہ انکم قریباً 1500 یورو ہے۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ چندہ عام کا بجٹ 35 ہزار یورو ہے اور چندہ وصیت کا بجٹ 70 ہزار یورو ہے اور موصیان کی تعداد 48 ہے جن میں تیس کمانے والے ہیں۔

حضور انور نے بڑی تفصیل سے جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ اگر آپ کوشش کریں تو آپ کا چندہ عام کا بجٹ مزید 30 ہزار یورو بڑھ سکتا ہے۔اس کے لئے آپ کو کوشش کرنی چاہئے۔آئرلینڈ کی جماعت چھوٹی ہے لیکن اگر آپ کوشش کریں تو اپنے چندہ کی آمد بڑھا سکتے ہیں۔احباب کو بتانا چاہئے کہ یہ Tax نہیں ہے بلکہ محض خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جن کی انکم کم ہے یا وہ کسی وجہ سے شرح سے کم دینا چاہتے ہیں تو وہ باقاعدہ لکھ کر اجازت حاصل کریں۔اگر اجازت نہیں لی تو پھر پوری شرح سے دیں ورنہ کم ادا کرنے کے لئے باقاعدہ اجازت حاصل کریں۔یہ لازمی چندہ ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔

بیت کی تعمیر کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ لاکھ یورو میں بیت کی تعمیر مکمل کریں۔آخری فنشنگ وغیرہ کے کام خود کریں۔ہمارے بعض ٹرینڈ کام کرنے والے ہیں ان سے بھی مدد لیں اس طرح بعض کام خود کریں۔یو۔کے سے بھی لوگ منگوائیں۔

حضور انور نے فرمایا جو فیملی ممبرز یا بعض دوسرے لوگ اس بیت کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہتے ہیں ان کو صرف اس صورت میں اجازت ہوگی کہ ان کے اپنے ملک میں ان کے لازمی چندہ جات میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ لوگ باقاعدہ مجھ سے لکھ کر اجازت لیں۔آپ اس کے لئے تحریک نہیں کر سکتے۔

سیکرٹری صاحب ضیافت نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ جماعتی فنکشنز پر کھانا وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ کل سنگ بنیاد کے موقع پر سیمنٹ وغیرہ ڈال رہے تھے۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ چونکہ ابھی بیت کی تعمیر کا باقاعدہ کام شروع ہونے میں کچھ وقت لگے گا اس لئے آپ ان اینٹوں پر جو سنگ بنیاد کے طور پر رکھی گئی ہیں سیمنٹ ڈال دیں تا کہ وہ محفوظ رہیں۔

سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ یہاں اس وقت آئرلینڈ میں ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا جو اسائلم سیکرز ہیں ان کو Job وغیرہ کے بارہ میں راہنمائی کریں۔جو سٹوڈنٹ ہیں ان کو بھی کچھ گھنٹے کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے ان کی بھی راہنمائی کریں۔سب انفارمیشن اکٹھی کریں۔اگر آپ کے پاس انفارمیشن ہوں گی تو آپ طلباء کو Job کے بارہ میں بتا سکتے ہیں۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے سیکرٹری نے بتایا کہ صدران کو فارم تقسیم کئے گئے ہیں اور باقاعدہ فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔لندن کے شعبہ رشتہ ناطہ سے بھی ہمارا رابطہ ہے۔ انشاء اللہ امسال ہم فریقین کو رشتے مہیا کرنے شروع کر دیں گے۔

شعبہ امور خارجہ کے سیکرٹری کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اچھا کام کیا ہے۔آپ کے رابطے نظر آ رہے ہیں۔اب جو لوگ کل کے فنکشن میں آئے تھے ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور فیڈ بیک (Feed Back) حاصل کریں اور پھر اس کی روشنی میں مستقبل کا پلان بنائیں۔

انٹرنل آڈیٹر کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ریگولر وقفہ کے بعد حسابات چیک کرتے رہیں۔

سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ موصیان کی کل تعداد 48 ہے۔جن میں سے 30 مرد اور 18 خواتین ہیں۔گزشتہ سال موصیان کا چندہ 76 ہزار یورو اکٹھا ہوا تھا۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا کوئی خریدار نہ تھا۔اب بیس ممبران نے یہ رسالہ لگوالیا ہے۔حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبران سے بھی کروائیں۔

جماعت آئرلینڈ کے جماعتی رسالہ کے بارہ میں بتایا کہ رسالہ النور اردو اور انگریزی میں شائع کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ آئرلینڈ میں واقفین نو بچوں کی تعداد 24 ہے۔جن میں سے چار پندرہ سال سے اوپر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو سیکنڈری تعلیم مکمل کر کے کالج جا رہے ہیں ان کا جائزہ لیں آگے وہ کیا مضامین اور کیا پروفیشن لے رہے ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے پروفیشن کے بارہ میں مرکز سے پوچھ لیا ہے اور کیا انہوں نے وقف فارم پُر کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ان کی کونسلنگ کریں۔ ان کو گائیڈ کریں کہ کونسا پروفیشن لینا ہے جس کی جماعت کو ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کا وقف نو ڈیپارٹمنٹ باقاعدہ لندن دفتر سے اپنا رابطہ رکھے۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے فرمایا اب بیت تعمیر ہوگی تو آپ کی جائیدادوں کی تعداد تین ہو جائے گی۔

سیکرٹری صاحب امور خارجہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ان ججز سے بھی رابطہ رکھیں جو اسائلم سیکرز کے کیس کرتے ہیں۔ جو پریس ریلیز اور پرسی کیوشن کی رپورٹس آتی ہیں وہ ان ججز کو دیا کریں۔ ان کو مواد مہیا کریں اور ان سے رابطہ رکھیں۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحب کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی باقاعدہ ماہانہ رپورٹ آنی چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ رات پونے نو بجے تک جاری رہی۔ بعد میں مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی گروپ فوٹو کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سوک ریسیپشن کی اخبارات میں کوریج

سنگ بنیاد کی تقریب کے سلسلہ میں ہوٹل Clayton میں منعقد ہونے والی Civic Reception کو آئرلینڈ کے نیشنل اور مقامی اخبارات نے کوریج دی۔

ملک کے نیشنل اخبار The Irish Times نے اپنی 18 ستمبر 2010ء کی اشاعت میں لکھا۔

احمدیہ جماعت کے عالمی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے گالوے (Galway) کی پہلی (بیت) کا سنگ بنیاد رکھا۔ Balybait میں بننے والی (بیت) مریم کے دروازے تمام مذاہب کے تمام عبادت گزاروں کے لئے کھلے رہیں گے۔ اس بات کا اظہار کل رات آئرش احمدیہ جماعت نے کیا احمدیہ کمیونٹی کے سینکڑوں احباب نے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی۔ جس کے بعد دعا کی گئی اور ایک Civic Reception کا اہتمام کیا گیا۔ کل رات Clayton ہوٹل میں ہونے والی تقریب میں اعلیٰ حکام، افسران اور سیاستدانوں کے علاوہ بشپ آف Galway ڈاکٹر مارٹن Drennan نے شرکت کی۔

آئرلینڈ میں مسلمان تیسرے بڑے مذہب کی صورت میں موجود ہیں اور Galway میں تقریباً تین ہزار مسلمان ہیں۔

اخبار نے لکھا۔ احمدیہ جماعت کی بنیاد 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے رکھی اور یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ پوری دنیا میں احمدیوں کی تعداد دو سو ملین ہو سکتی ہے۔ جن میں اکثریت افریقہ کے ممالک میں، پاکستان اور انڈونیشیا میں ہے۔ برطانیہ میں ان کی تعداد تیس ہزار ہے جبکہ شمالی امریکہ میں پندرہ ہزار ہیں۔

یہ کمیونٹی مذہب اور ریاست کی علیحدگی میں یقین رکھتی ہے اور یہ اعلان کرتی ہے کہ یہ زمانہ جہاد بالسیف کا نہیں بلکہ جہاد بالقلم کا ہے۔

1974ء میں پاکستان پارلیمنٹ نے احمدیوں کو تنہا کرنے کی کوشش میں قانون میں تبدیلی کی اور دس سال بعد پاکستان کے سربراہ جنرل ضیاء الحق نے احمدیوں کو خود کو (مومن) کہلانے پر پابندی لگا دی جس کے نتیجہ میں کمیونٹی کو اپنا مرکز لندن میں منتقل کرنا پڑا۔ پاکستان میں اس وقت سے مسلسل احمدیوں پر حملہ کیا جاتا ہے اور 93 لوگوں کو اس سال مئی میں دو بیوت پر حملہ کے دوران ہلاک کیا گیا۔ اس مہینہ کے شروع میں پاکستان میں ایک احمدی بیت الذکر پر گرینیڈ سے حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک احمدی ہلاک ہوا۔ گزشتہ ماہ ایک پاکستانی احمدی جو کہ امریکن شہریت کے حامل تھے اور اپنی احمدیہ کمیونٹی کے عہدیدار تھے پاکستان کے شہر سانگھڑ میں گولی مار کر شہید کیا گیا۔

اخبار نے مزید لکھا احمدیہ جماعت کے عالمی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے Galway میں بیت کی جگہ میں پہلی اینٹ رکھی۔ ان کی اہلیہ اور دیگر احباب نے بھی اس جگہ پر اینٹیں رکھیں۔ اس تقریب سے کچھ گھنٹے قبل خلیفہ صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا جو کہ Galway سے تمام دنیا کے بسنے والے احمدیوں کے لئے براہ راست نشر کیا گیا۔

یہ اخبار The Irish Times آئرلینڈ میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار ہے اور اس کے ذریعہ لکھوکھہا لوگوں میں حضور انور کا پیغام پہنچا اور احمدیت کا تعارف ہوا۔

ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر مشہود احمد صاحب کو ڈبلن سے ایک کنسلٹنٹ ڈاکٹر نے فون کر کے بتایا کہ اس نے اخبار میں بیت کے سنگ بنیاد کی خبر پڑھی ہے اور کہا کہ ہم نے آج تک کبھی بھی کسی مذہبی لیڈر سے قلم کے جہاد کے بارہ میں نہیں سنا تھا اور نہ ہی ہمیں علم تھا کہ یہ بھی جہاد کے معانی ہو سکتے ہیں۔ یہ تو بہت اعلیٰ دینی تعلیم ہے۔

اخبار Galway Advertiser نے اپنی 23 ستمبر 2010ء کی اشاعت میں اس تقریب کو کوریج دیتے ہوئے لکھا۔

اہالیان گالوے کے لئے خلیفۃ المسیح کا پیغام کہ نئی احمدیہ (بیت) امن وسلامتی کی علامت بن جانی چاہئے۔

احمدیہ جماعت کی نئی (بیت) جو Ballybrit میں تعمیر ہو رہی ہے۔ شہر والوں کے لئے امن وسلامتی کی علامت اور گالوے کے رہنے والوں کے درمیان بھائی چارے کی فضا قائم کرنے والی جگہ ہونی چاہئے۔

ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کیا جو یہاں گالوے میں تشریف لائے تھے۔

خلیفۃ المسیح جو کہ عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کے سربراہ ہیں گزشتہ جمعہ کے روز گالوے (Galway) میں نئی بیت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف فرما تھے جو کہ Ballybrit میں Monivea Road پر تعمیر ہو رہی ہے۔

اسی شام آپ نے Clayton ہوٹل میں ایک استقبالیہ میں جو شہریوں کے اعزاز میں منعقد کیا گیا تھا، خطاب فرمایا اس استقبالیہ میں سیاستدانوں، مذہبی راہنماؤں، جماعت احمدیہ کے اراکین اور ان کے بعض جاننے والوں نے جو گزشتہ چند سالوں کے دوران ان کے دوست بن چکے ہیں نے شمولیت کی۔

اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے مذہب کی آڑ میں کئے جانے والے تشدد کی پُرزور مذمت کی اور اس بات پر زور دیا کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو آپس میں بیٹھ کر افہام وتفہیم کی راہ ہموار کرنی چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی بدی خواہ وہ بظاہر کتنی ہی حقیر کیوں نہ نظر آ رہی ہو۔ جب دوسرے کے جذبات کو مجروح کرتی ہے تو پھر وہ انتہائی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔

Ballybrit میں تعمیر ہونے والی یہ بیت الذکر ''بیت مریم'' کہلائے گی۔ تا مقدس مریم کی یادگار ہو اور تقدس مآب خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ انہیں بہت امید ہے کہ انشاء اللہ یہ بیت امن اور محبت کی علامت بن جائے گی اور یہ گالوے (Galway) کے مختلف طبقات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ گالوے کے رہنے والے (دین حق) کے اصل پیغام کو پائیں گے اور وہ دیکھیں گے کہ یہی وہ مذہب ہے جو صحیح معنوں میں انسانی اقدار کو قائم کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد ان انسانی اقدار کے صحیح نمونے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے حال ہی میں نیویارک میں گراؤنڈ زیرو کے مقام پر ایک (بیت) کی مجوزہ تعمیر پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جہاں پہلے کسی وقت دو عظیم الشان فلک بوس عمارتیں کھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ معصوم لوگوں کی جانیں لینا دین حق کی تعلیمات کے کلیۃً برخلاف ہے اور ستمبر گیارہ کا واقعہ ایک بھیانک ظلم تھا۔ اگر گراؤنڈ زیرو پر (بیت الذکر) تعمیر کرنی ہے۔ تو پھر صرف ایک بیت ہی کیوں؟ اس کے ہمراہ وہاں پھر ایک چرچ اور ایک یہودی معبد اور دوسری مذہبی عبادت گاہیں بھی تعمیر ہونی چاہئیں تا تمام مذاہب کے درمیان ایک اعتماد اور رواداری کی فضا قائم ہو۔

آپ نے فرمایا کہ احمدیہ نقطہ نگاہ یہ ہے کہ تمام مسائل کا حل پُرامن طریقوں سے ہونا چاہئے۔ آپ نے احمدیہ تعلیمات کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ریاست اور مذہب کے ادارے اپنی اپنی جگہ الگ الگ اور آزادانہ ہونے چاہئیں اور فرمایا کہ آپس کے تنازعات اور اختلافات کو دور کرنے کے لئے تشدد کا راستہ نہیں اپنانا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ کے حالات ایک قتال پر مبنی جہاد کے متقاضی نہیں ہیں لہٰذا آپ نے (مومنوں) کو قلم کے جہاد کی طرف دعوت دی جس میں عقل اور دلائل کے استعمال پر زور دیا۔ آپ نے Richard Dawkwis وغیرہ جیسے بعض نکتہ چینوں کے اعتراضات کا بھی جواب دیا جس میں مذہب کو فساد کی جڑھ قرار دیا جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مذہب کے مخالفین کہتے ہیں کہ مذہب دنیا میں اختلافات اور جنگوں کو جنم دیتا ہے لیکن اگر آپ ان وجوہات پر غور کریں کہ جنگیں کیوں شروع ہوتی ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جنگوں کی ابتداء سیاسی مقاصد کی بناء پر اور سرحدوں کی توسیع کی غرض کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ دراصل نتیجہ ہوتی ہے ہمسایہ ممالک کے تمام وسائل پر قبضہ کرنے کی خواہش کا، یا پھر قومی یا قبائلی تنازعات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ علاوہ اس کے آپ نے (مومنوں) کو (دین حق) کے متعلق منفی تاثرات کے دور کرنے کے لئے غیر معمولی کوششوں کی طرف توجہ دلائی۔

خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ میری درخواست یہ ہے کہ آپ کسی بھی مسئلہ پر اپنی کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے اس کو تمام زاویوں سے ضرور جانچ لیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو حقیقت کے متلاشی ہیں وہ بہر حال سچائی کو اور اصل حقیقت کو تحقیق کے بعد ہی حاصل کر سکیں گے اور اس پر بہر حال وقت اور کوشش ضرور خرچ ہوگی۔

اس اخبار نے اپنی اشاعت میں دو تصاویر بھی شائع کیں۔ ایک تصویر میں حضور انور بیت مریم کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ جبکہ دوسری تصویر میں ہوٹل Clayton میں ہونے والی تقریب میں حضور انور حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

پوپ بینی ڈکٹ کی کتاب کے پہلے باب پر تبصرہ

آنحضرت ﷺ مثیل موسیٰ والی پیشگوئی کے مصداق ہیں

جب بھی کسی مقدس ہستی کی سوانح حیات لکھی جاتی ہے تو بسا اوقات اس کے آغاز میں مصنفین ان پیشگوئیوں کو درج کرتے ہیں جو اس مقدس ہستی کے آنے سے قبل معروف تھیں اور جن میں اس وجود کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ یا اس زمانہ کے حالات درج کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس وقت زمانہ کے حالات خود اس مصلح کی آمد کا تقاضہ کر رہے تھے۔ اس طریق پر پڑھنے والے کے ذہن میں اس مامور کے ظہور کی اہمیت کا نقش جم جاتا ہے۔ چند سال قبل موجودہ پوپ یعنی Pope Benedict XVI نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر ایک کتاب Jesus of Nazareth کے نام سے تحریر کی ہے۔ یہ کتاب 2006ء میں مکمل ہوئی اور اس کا انگریزی ترجمہ 2007ء میں شائع کیا گیا۔

موجودہ پوپ Pope Benedict XVI کا علمی دنیا میں ایک طویل پس منظر ہے۔ آپ جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں جن میں روزنبرگ یونیورسٹی بون یونیورسٹی بھی شامل ہیں، پروفیسر کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ اور اس منصب پر منتخب ہونے سے قبل کالج آف کارڈینلز (College of Cardinals) کے ڈین (Dean) کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اس کتاب سے قبل بھی ان کی بہت سی تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں۔

کتاب کا پہلا باب

عظیم پیشگوئی کا ذکر

اس کتاب کے پہلے باب کا نام An initial reflection on the mystery of Jesus ہے۔ اس باب میں بنیادی طور پر یہ بات لکھی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں ایک بہت عظیم الشان نبی کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ اور اس پیشگوئی سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس وجود کے ظہور کے ساتھ دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہو جانا تھا۔ اور انہوں نے اس باب میں لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰؑ کے ظہور پر پوری ہوئی اور اس موعود وجود کے مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

اس باب کے مندرجات کا ذکر کرنے اور ان پر تبصرہ کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی عبارت من و عن درج کر دی جائے۔ Pope Benedict XVI کی کتاب میں مذکورہ حوالے کا مکمل متن درج نہیں کیا گیا۔ توریت کی کتاب استثناء میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔

’خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ یہ اس درخواست کے مطابق ہوگا جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی کہ مجھ کو نہ یوں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سننی پڑے اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو تا کہ میں مر نہ جاؤں۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے ......

(استثناء باب:18)

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اس کتاب کے پہلے ہی باب میں یہ بات بہت زور دے کر لکھی گئی ہے کہ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو کہ بالکل ایک نئے دور کے آغاز کی خوشخبری دے رہی ہے۔ اور یہاں تک تو یہ بات بالکل درست ہے۔ لیکن جہاں تک Pope Benedict XVI کی اس بات کا تعلق ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰؑ کی آمد پر پوری ہوئی تو یہ بات دیکھنی چاہیے کہ یہ پیشگوئی کس وجود کے بارے میں ہے۔ تو یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی ایک نبی کی آمد کے بارے میں ہے۔ اور یہ بات بھی سب پر عیاں ہے کہ عیسائی دنیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی طور پر بھی ایک نبی تسلیم نہیں کرتی بلکہ انہیں وہ خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور اسی چیز پر عیسائی عقائد کی بنیاد قائم ہے۔ تو یہ دعویٰ عیسائی دنیا کی طرف سے پیش نہیں کیا جا سکتا کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود پر پوری ہوئی کیونکہ وہ انہیں ایک نبی تسلیم نہیں کرتے بلکہ خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں اور یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان نبی کی آمد کے بارے میں ہے۔ یہی ایک پہلو عیسائی دنیا کی طرف سے اس دعوے کی بنیاد کو مکمل طور پر ختم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ بات تعجب میں ڈالتی ہے کہ اس کتاب میں پورا ایک باب اس پیشگوئی کے بارے میں لکھا گیا ہے لیکن اس پہلو پر اس باب میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا گیا۔ اگر کوئی بحث اُٹھائی گئی ہے تو وہ یہ اُٹھائی گئی ہے کہ جو مشرک اقوام بنی اسرائیل کی آمد سے قبل فلسطین میں آباد تھیں ان میں نبی کا لفظ بالکل اور مفہوم کے ساتھ استعمال ہوتا تھا۔ ان میں مستقبل کے بارے میں پیشگوئیاں کرنے والوں کو نبی کہا جاتا تھا۔ اور بنی اسرائیل کے صحیفوں میں یہ لفظ بالکل اور معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ یہ بحث اپنی ذات میں علمی اہمیت تو رکھتی ہے لیکن اس بحث کا اس بات سے کہ اس پیشگوئی کا اطلاق حضرت عیسیٰ کی آمد پر ہوتا ہے کہ نہیں براہ راست تعلق نہیں بنتا۔ رومن کیتھولک چرچ اس اصطلاح کی رو سے بھی جو کہ بائیبل میں استعمال ہوئی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہیں سمجھتا۔ اور اس طرح ان کی طرف سے یہ دعویٰ پیش نہیں کیا جا سکتا کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں تھی۔

پیشگوئی کے مختلف پہلو

اس پیشگوئی کے بارے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ اس پیشگوئی کا خلاصہ کیا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ اوپر کے حوالے سے واضح ہے، توریت کی اس پیشگوئی کے مطابق

1) یہ آنے والا موعود وجود ایک عظیم الشان نبی ہوگا

2) یہ موعود نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مماثلت رکھے گا۔

3) اس نبی پر جو خدا کا کلام نازل ہوگا، وہ من و عن وہی کلام لوگوں کو سنائے گا۔

4) جو اس نبی کی بات نہیں سنے گا، خدا اس سے حساب لے گا۔

5) خدا تعالیٰ کی حکمت یہ پسند نہیں کرے گی کہ یہ نبی قتل کیا جائے بلکہ اگر کوئی اس قسم کا جھوٹا دعویٰ کرے گا وہ خدا کی پکڑ میں آئے گا اور قتل کیا جائے گا۔

بحث کی بنیاد دلائل پر ہونی چاہیے

علمی دنیا میں، اور خاص طور پر آج کی علمی دنیا میں کوئی دعویٰ بغیر دلیل کے قبول نہیں کیا جاتا۔ اور اس پس منظر میں جب کہ دنیا میں موجود ایک گروہ اس بات کا دعویٰ عرصہ سے پیش کر رہا ہے کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر نہیں بلکہ ایک اور عظیم الشان وجود کی آمد پر پوری ہوتی ہے، اس بات کی ضرورت بڑھ جاتی ہے کہ اس ضمن میں ہر دعویٰ ایسے دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے جنہیں عقل قبول کر سکے۔ جب بھی مختلف مذاہب کے لوگوں کے سامنے اپنا موقف رکھا جا رہا ہو یا کسی بھی رنگ میں تبادلہ خیال ہو رہا ہو تو اس عمل کو کس طرح آگے بڑھانا چاہیے اس کے متعلق قرآن کریم یہ دائمی اصول پیش کرتا ہے کہ یہ عمل مضبوط دلائل کو پیش کر کے چلانا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (البقرہ:112)

تو کہہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ اگر تم سچے ہو۔

اور یہی مضمون سورۃ انبیاء آیت 25، سورۃ نمل آیت 65، سورۃ قصص آیت 76 میں بیان ہوا ہے۔

مسیح کی آمد سے مختلف پیشگوئی

جب ہم مذکورہ باب کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب میں اس بات کی کوئی واضح دلیل نہیں پیش کی گئی کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر کیوں پوری ہوتی ہے اور کسی اور وجود پر کیوں پوری نہیں ہوتی؟ اس کے بر عکس اس باب کے پہلے پیراگراف میں جو عبارت درج ہے اس میں دو ایسی باتیں لکھی گئی ہیں جس کے نتیجہ میں قدرتاً مذکورہ کتاب کے اس دعویٰ کے بارے میں شکوک پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس پہلے پیراگراف کی عبارت نیچے درج کی جاتی ہے۔

The book of Deuteronomy contains a promise that is completely different from the Messianic hope expressed in other books of teh Old Testament ,yet it is of decisive importance for understanding the figure of Jesus, The object of this promise is not a king of Israel and king of the world - a new David in other words - but a new Moses.

(Jesus of Nazareth , written by Pope Benedict XVI ,English translated by Adrian J. Walker , published by Bloomsbury ,2001 p1)

ترجمہ: استثناء کی کتاب میں ایک ایسا وعدہ درج

ہے جو کہ مسیح کی آمد کے بارے میں ان پیشگوئیوں سے مکمل طور پر مختلف ہے جو کہ پرانے عہد نامے کی باقی کتب میں بیان ہوئی ہیں۔اس کے باوجود یہ وعدہ یسوع کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے فیصلہ کن اہمیت رکھتا ہے۔یہ وعدہ اسرائیل کے بادشاہ یا دنیا کے بادشاہ یا دوسرے لفظوں ایک نئے داؤد کے بارے میں نہیں بلکہ ایک نئے موسیٰ کے بارے میں ہے۔

جہاں تک مندرجہ بالا عبارت کا تعلق ہے تو اس بات کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ ان پیشگوئیوں پر مجموعی نظر ڈال کر اس صحیح نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ استثناء میں درج یہ پیشگوئی ان پیشگوئیوں سے مکمل طور پر مختلف ہے جو کہ پرانے عہد نامے میں مسیح کی آمد کے بارے میں درج ہیں۔استثناء کی یہ پیشگوئی، مسیح کی آمد کی پیشگوئیوں سے مکمل طور پر اس لیے مختلف ہے کیونکہ یہ دو پیشگوئیاں ایک وجود کے بارے میں نہیں بلکہ دو مختلف وجودوں کے بارے میں ہیں۔جو پیشگوئیاں مسیح کی پہلی موعود آمد کے بارے میں ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر پوری ہوئی ہیں اور جو پیشگوئی استثناء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک عظیم نبی کے بارے میں ہے وہ آنحضرت ﷺ کی مبارک آمد کے بارے میں ہے۔اگر پرانے عہد نامے میں مذکور وہ پیشگوئیاں جو کہ مسیح کی آمد کے بارے میں ہیں اور استثناء کی یہ پیشگوئی ایک ہی وجود کے بارے میں ہوتیں تو ان کو مکمل طور پر مختلف نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ ان میں کوئی قدرِ مشترک ہونی چاہیے تھی۔اس کتاب کا پہلا جملہ ہی خود اس دعویٰ کی تردید کر رہا ہے جو کہ اس باب میں بیان کیا گیا ہے۔

مثیل موسیٰ یا مثیل داؤدؑ

اور جو دوسرا پہلو اس عبارت میں بیان ہوا ہے وہ بھی بہت اہم ہے۔حضرت عیسیٰ کے دور میں بنی اسرائیل ایک دوسرے داؤد کے منتظر تھے جو کہ آ کر حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت کو بحال کرے۔ جبکہ استثناء کی یہ پیشگوئی ایک مثیل موسیٰؑ کے ظاہر ہونے کی خبر دے رہی ہے۔یہ ٹھیک ہے کہ جب ایک وجود کو دوسرے وجود کا مثیل قرار دیا جا رہا ہو تو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ بالکل ایک جیسے ہوں بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ دو شخصیات چند نمایاں پہلوؤں کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مماثلت رکھتی ہیں۔اور ایسا بھی بسا اوقات ہوتا ہے کہ ایک وجود پہلے گذرے ہوئے ایک سے زیادہ وجودوں کا مثیل قرار دیا جاتا ہے۔لیکن اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا جائے تو تین سوال لازماً اُٹھتے ہیں

1) کیا چاروں اناجیل کے مطابق اللہ تعالیٰ کی وحی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا تھا؟

2) کیا چاروں اناجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کبھی یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہوں؟

3) کیا چاروں اناجیل کے مطابق واقعہ صلیب سے قبل کیا عام لوگ یا حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دے رہے تھے۔

جہاں تک پہلے اور دوسرے سوالات کا تعلق ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ چاروں اناجیل میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی نے یہ اعلان کیا ہو یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود دعویٰ کیا ہو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں یا معین طور پر اس پیشگوئی کا ذکر کر کے فرمایا ہو کہ وہ استثناء میں درج حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

جہاں تک تیسرے سوال کا تعلق ہے تو اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ اناجیل میں درج واقعات کے مطابق واقعہ صلیب سے قبل عام لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یا مماثلت کن انبیاء کے ساتھ بیان کرتے تھے۔یا اناجیل کی رو سے آپ کی پیدائش کے موقع پر اس ضمن میں آپ کے بارے میں کیا خوشخبری دی گئی ہے۔

لوقا کی انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل ایک فرشتہ نے حضرت مریم کو یہ خوشخبری دی تھی۔

......اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا......

(لوقا باب:1)

متی میں لکھا ہے۔

'جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو دو اندھے اس کے پیچھے یہ پکارتے ہوئے چلے کہ اے ابنِ داؤد ہم پر رحم کر۔'

(متی باب:9)

پھر متی کی انجیل کے مطابق ہی ایک مجبور عورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر پکاری

'اے خداوند! ابنِ داؤد مجھ پر رحم کر۔'

(متی باب:15)

پھر متی کے باب 20 میں لکھا ہے، 'اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے۔یہ سن کر کہ یسوع جا رہا ہے چلا کر کہا۔اے خداوند! اے ابنِ داؤد ہم پر رحم کر۔۔۔'

(متی باب 20)

کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے نسبت تو عام لوگ بیان کر رہے تھے، اس کی کیا اہمیت ہے۔لیکن متی کے باب 21 میں یہ غلط فہمی بھی دور ہو جاتی ہے۔اس میں لکھا ہے

'۔۔اور لڑکوں کو ہیکل میں ابن داؤد کو ہوشعنا پکارتے ہوئے دیکھا تو خفا ہو کر اس سے کہنے لگے۔تو سنتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ یسوع نے ان سے کہا ہاں۔کیا تم کیا تم نے یہ کبھی نہیں پڑھا کہ بچوں اور شیر خواروں کے منہ سے تو نے حمد کو کامل کر دیا۔'

(متی باب:21)

اس طرح حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ لوگ جو حضرت داؤد علیہ السلام سے ان کی نسبت بیان کر رہے تھے وہ بالکل صحیح کر رہے تھے۔

پھر مرقس کی انجیل میں لکھا ہے۔

'اس نے لوگوں سے پوچھا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا اور بعض ایلیاہ اور بعض نبیوں میں سے کوئی۔اس نے ان سے پوچھا لیکن تم مجھے کیا کہتے ہو۔پطرس نے جواب میں اس سے کہا تو مسیح ہے۔'

(مرقس باب:8)

لوقا میں لکھا ہے، '۔اس لئے بعض کہتے تھے کہ یوحنا مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔اور بعض یہ کہ ایلیا ظاہر ہوا ہے۔اور بعض یہ کہ قدیم نبیوں میں سے کوئی جی اُٹھا ہے۔'

(لوقا باب:9)

مرقس میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یروشلم میں داخل ہو رہے تھے تو لوگ کہہ رہے تھے

'مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی جو آ رہی ہے۔عالمِ بالا پر ہوشعنا۔'

(مرقس باب:11)

مندرجہ بالا حوالوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ اناجیل کے مطابق اس وقت اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یا مماثلت کسی سے بیان کی جا رہی تھی تو حضرت داؤد علیہ السلام سے، حضرت الیاس علیہ السلام سے یا حضرت یحییٰ علیہ السلام سے بیان کی جا رہی تھی اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اس کی تصدیق فرما رہے تھے۔اناجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یا مماثلت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں پر بھی بیان نہیں کی گئی۔جیسا کہ اس کتاب میں بھی یہ بات بہت زور دے کر لکھی گئی ہے کہ یہ ایک اہم ترین پیشگوئی ہے اور یہ بات بھی صحیح بھی ہے۔تو اس صورت میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے تو ایسا کیوں ہوا کہ خود انجیل کے مطابق بھی جس فرشتہ نے حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوش خبری دی اس نے بھی آپ کی مماثلت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بیان نہیں کی بلکہ یہ خوش خبری دی کہ یہ موعود بچہ حضرت داؤد علیہ السلام کا تخت حاصل کرے گا۔خود اناجیل کے مطابق بھی اللہ تعالیٰ کی کسی وحی نے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار نہیں دیا۔اناجیل کے مطابق خود حضرت عیسیٰؑ نے پرانے عہد نامے کی بہت سی پیشگوئیاں بیان کر کے انہیں اس وقت کے حالات پر چسپاں فرمایا لیکن آپؑ نے کسی بھی رنگ میں معین طور پر اس پیشگوئی کا کوئی ذکر کبھی نہیں فرمایا کہ اس کا مصداق میں ہوں اور نہ ہی یہ دعویٰ فرمایا کہ میں حضرت موسیٰؑ کا مثیل ہوں۔حضرت مسیح موعود نے اس قسم کے تبادلہ خیالات میں یہ خوبصورت اصول بیان فرمایا ہے اور یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ یہ اصول آپ نے اس وقت بیان فرمایا جب پادری عبداللہ آتھم سے مباحثہ کا آغاز ہو رہا تھا۔آپ فرماتے ہیں۔

'لیکن یہ بات یاد رہے کہ اس مقابلہ اور موازنہ میں کسی فریق کا ہرگز یہ اختیار نہیں ہوگا کہ اپنی کتاب سے باہر جاوے یا اپنی اپنی طرف سے کوئی بات منہ پر لاوے۔ بلکہ لازم اور ضروری ہوگا کہ جو دعویٰ کریں وہ دعویٰ اس الہامی کتاب کے حوالے سے کیا جاوے جو الہامی قرار دی گئی ہے۔'

(روحانی خزائن جلد 6 ص 85)

اس کتاب کے پیش لفظ میں Pope Benedict XVI لکھتے ہیں

...I wanted to try to portray the Jesus of the Gospels as the real ," historical" Jesus in the strict sense of the word ...

میری کوشش تھی کہ میں اناجیل کے یسوع کو صحیح معنوں میں ایک حقیقی تاریخی یسوع کے طور پر پیش کروں۔

پیشگوئی کے بعض اور پہلو

اسی معیار کا تقاضہ ہے کہ اس حضرت موسیٰ کے موعود مثیل کی پیشگوئی کو آپ کے چسپاں کرنے سے قبل یہ جائزہ لیا جائے کہ خود چاروں اناجیل میں آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا گیا ہے کہ نہیں۔تو اس جائزہ ہم پہلے لے چکے ہیں کہ اناجیل میں آپ کو کہیں بھی حضرت موسیٰ کا مثیل قرار نہیں دیا گیا۔پھر استثناء کی اس پیشگوئی میں یہ ذکر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اس نبی کی طرف وحی کرے گا وہ نبی اس کلام کو من وعن لوگوں کو سنائے گا۔چنانچہ اناجیل کے مطابق تو یہ علامت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پوری نہیں ہوتی کیونکہ اناجیل کے مطابق تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی لوگوں کو اس طرح من وعن نہیں سنائی۔ آپ کے زیادہ تر وعظ تو تماثیل کی شکل میں ہیں۔ استثناء کی پیشگوئی کے مطابق تو اگر کوئی شخص غلط طور پر اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کا وعدہ کرے گا تو وہ قتل کرے گا اور عیسائیوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ کے بد بخت مخالفین اپنے اس ارادے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دلائیں۔

اس دعویٰ کی کیا بنیاد بتائی جاتی ہے؟

یوحنا کی انجیل کا یہ حوالہ اس دعویٰ کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔اس حوالہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا

'......تمہاری شکایت کرنے والا تو ہے یعنی موسیٰ

جس نے تم پر امید لگا رکھی ہے۔ کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا یقین کیونکر کرو گے۔'

(یوحنا باب: 5)

مندرجہ بالا حوالے کے بارے میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس میں کہیں پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہونے کا دعویٰ نہیں پایا جاتا اور نہ ہی معین طور پر یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ کی اس پیشگوئی کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیاں معروف تھیں ان کا عمومی ذکر ہے۔

نئے عہد نامے میں اعمال کی کتاب میں بھی اس پیشگوئی کا ذکر ہے اس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحقیق کا ذکر ہم مضمون کے آخر میں کریں گے۔

ان کے بھائیوں میں سے

جیسا کہ اوپر استثناء کی پیشگوئی کا متن درج کیا گیا ہے اس پیشگوئی میں دو مرتبہ یہ ذکر ہے کہ یہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا۔ مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنو اسماعیل تھے۔ اور عیسائی اس موقف کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ اس سے مراد بنو اسرائیل ہی ہیں۔ یہ تو ایک علمی بحث ہے لیکن اس کتاب میں اس پیشگوئی کے الفاظ کچھ اس طرح درج کیے گئے ہیں۔

The Lord your God will raise up for you a prophet like me from among you ... him you shall heed (Jesus of Nazareth , written by Pope Benedict XVI ,English translated by Adrian J. Walker , published by Bloomsbury ,2001 p1)

اس طرح اس کتاب میں from your brothers یعنی تمہارے بھائیوں میں سے کے الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں اور ان کی جگہ صرف نقطے درج کر دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ تمہارے بھائیوں میں سے کے الفاظ اس پیشگوئی میں دو مرتبہ آتے ہیں۔ بعض اوقات ایک طویل عبارت کے غیر متعلقہ طویل حصے حذف کر کے حوالہ میں نقطے لگائے جاتے ہیں لیکن ایک تو یہ حصہ غیر متعلقہ نہیں ہے۔ دوسرے ایک مختصر سی پیشگوئی سے صرف تین الفاظ حذف کرنے سے اور ان کی جگہ تین نقطے لگانے سے کون سا اختصار پیدا ہو جانا تھا؟ بظاہر اس سے ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے اور وہ یہ کہ یہ عبارت پڑھنے والا کا ذہن اس طرف نہ جائے کہ اس سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ عظیم نبی بنو اسماعیل میں پیدا ہوگا۔ ہم نے حقائق درج کر دیئے ہیں پڑھنے والا اس بارے میں اپنی رائے خود قائم کر سکتا ہے۔

اسی نظریہ کے تحت یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ کسی اور آسمانی کتاب میں کسی اور وجود کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا گیا ہے کہ نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

(المزمل: 16)

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے بارے میں فرماتا ہے۔

جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(الاعراف: 158)

اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا خود آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا تھا کہ نہیں۔ تاریخ ابن ہشام میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے یہود کو جو مکتوب لکھا تھا کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا تھا کہ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے جو کہ موسیٰ کا صاحب اور بھائی ہے۔ اور اس میں ان یہود کو خدا تعالیٰ کی قسم دے کر یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا تم اپنی کتاب میں یہ لکھا ہوا پاتے ہو کہ نہیں کہ مجھ پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایسا لکھا ہوا نہیں پاتے تو تم پر کچھ زبردستی نہیں ہے کیونکہ گمراہی ہدایت سے ظاہر ہو گئی ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اردو ترجمہ۔ یسین علی حسنی ناشر ادارہ اسلامیات مئی 1994ء جلد اول ص 371)

جماعت کے لٹریچر میں بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے بارے میں لکھا گیا ہے لیکن جیسا کہ جماعتی لٹریچر کی روایت ہے استثناء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے بارے میں جو کچھ موقف لکھا گیا ہے وہ دلائل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ مثلاً یہ پہلو کہ آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گہری مماثلت رکھتے ہیں گو کہ آپ کا مقام سب سے بالا بہت سے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ دونوں انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرعی کتاب عطا کی گئی۔ دونوں کو ہجرت کرنی پڑی اور ہجرت کے دوران آپ کے مخالفین نے آپ کا پیچھا کر کے اپنے بد ارادے پورے کرنے کی ناکام کوشش کی۔ دونوں انبیاء کو جنگیں لڑنی پڑیں وغیرہ۔

حضرت مصلح موعود کی تحقیق

حضرت مصلح موعود نے دیباچہ تفسیر القرآن میں بائبل کی ان پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بارے میں مذکور ہیں۔ لیکن جس پیشگوئی کا بھی ذکر کیا ہے اس کے ساتھ دلائل بیان فرمائے ہیں کہ یہ پیشگوئی کس طرح آنحضرت ﷺ کی مبارک آمد پر پوری ہوتی ہے۔

اس پیشگوئی کے بارے میں حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ

اس پیشگوئی میں یہ جملہ کہ جو کچھ خدا اس نبی پر کلام نازل کرے گا وہ سب لوگوں کو سنائے گا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ موعود نبی صاحب شریعت ہوگا۔ کیونکہ صاحب شریعت نبی کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ سارے احکامات لوگوں کو کھول کر بتائے۔ لیکن حضرت عیسیٰ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ میں توریت کو منسوخ نہیں کرنے آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔

(متی باب: 5)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ

یہ الفاظ کہ آنے والا عظیم الشان نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ نبی بنو اسماعیل میں سے ہوگا۔ اس کے بعد حضور بیان فرماتے ہیں کہ اس پیشگوئی میں لکھا ہے کہ میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ لیکن اس کے برعکس انجیل میں تو ہمیں خدا کا کلام نظر ہی نہیں آتا۔ اس میں تو یا حضرت عیسیٰ کی سوانح ہے، یا ان کے واعظ یا حواریوں کی باتیں۔ مگر دوسری طرف رسول کریم ﷺ پر اترنے والی کتاب قرآن مجید تو سب کا سب خدا تعالیٰ کے کلام پر مشتمل ہے۔ پیشگوئی میں تو یہ درج ہے کہ یہ موعود ایک نبی ہوگا مگر جب عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہی نہیں تھے تو پھر وہ اس پیشگوئی کا اطلاق آپ پر کیسے کر سکتے ہیں۔ اور حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خود انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ یہ اعلان فرماتے ہیں کہ وہ تمام سچائیوں سے پردہ نہیں اٹھا رہے لیکن ان کے بعد ایک اور عظیم الشان وجود پیدا ہوگا جو کہ سچائی کی تمام راہیں بتائے گا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں' مجھے تم سے اور بھی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہیں دکھائے گا۔ اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہے گا لیکن جو کچھ وہ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آیندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ اس لئے کہ مجھ سے ہی حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے، اس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔'

(یوحنا باب: 16)

اس ارشاد سے ظاہر ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ وہ وجود جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے منہ میں خدا تعالیٰ اپنا کلام ڈالے گا اور جو کچھ اس پر وحی ہوگی وہ اسے لوگوں کو سنائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث کیا جائے گا۔

پھر حضور تفصیل سے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں کہ

اگر کوئی جھوٹا دعویدار اس پیشگوئی کو غلط طور پر اپنی طرف منسوب کرے گا تو وہ قتل کیا جائے گا۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ایک دنیا آنحضرت ﷺ کی جانی دشمن تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم خوشخبری دی کہ

اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔

(المائدہ: 68)

یعنی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دشمن کے حملوں سے بچائے گا۔ اور باوجود تمام تر دشمن کی تمام کوششوں کے اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا یہ پہلو بھی بڑی شان سے آپ پر پورا ہوتا ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 68 تا 72)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحقیق

آخر میں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی عظیم الشان تصنیف فصل الخطاب میں اس پیشگوئی کے بارے میں گرانقدر تحقیق بیان فرمائی ہے کہ یہ پیشگوئی یقینی طور پر آنحضرت ﷺ کی مبارک آمد پر ہی پوری ہوتی ہے۔ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے کو لازماً یہ تحقیق پڑھنی چاہیے۔ حضور نے بہت سے نکات بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً اگر یہی پہلو لے لیا جائے کہ جو اس نبی کی بات نہ سنے گا خدا اس سے حساب لے گا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ جن گروہوں نے آنحضرت ﷺ کا انکار کیا اور آپ کا مقابلہ کرنا شروع کیا اور اپنی شرارتوں میں بڑھتے رہے وہ آخر کار خدا تعالیٰ کی گرفت میں آئے۔ پیشگوئی کا یہ پہلو بھی پوری شان سے آپ کی ذات پر پورا ہوتا ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ اہم نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اعمال کی کتاب میں جہاں اس پیشگوئی کا ذکر ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد بھی حواری یہ خیال کر رہے تھے کہ ابھی وہ دن نہیں آئے تھے کہ استثناء میں درج حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ پیش گوئی پوری ہو۔ جیسا کہ اعمال کے تیسرے باب میں لکھا ہے کہ پطرس نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا

'...... پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ اور ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا جو کچھ وہ تم سے کہے گا تم اس کی سننا۔ اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا......

(فصل الخطاب 260 تا 273)

ن۔مبشر

دارالذکر میں جان کا نذرانہ دینے والے مخلص خادم سلسلہ

میرے خاوند مکرم میاں مبشر احمد صاحب

صدق ووفا کے پیکر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے پاک خون سے ہاتھ رنگنے کا سلسلہ جو شروع ہوا تھا وہ آج تک جاری ہے۔ 28 مئی کا خون آشام دن لاہور کے محبان کے امتحان کا دن تھا۔ خدا کے حضور جھکنے والے پیارے رسولؐ پر درود بھیجتے ہوئے چند ہی ساعتوں میں اپنے لہو سے غسل کرتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ایک ہی دن میں کتنے گھروں کے سائبان اٹھ گئے۔ پل بھر میں بے شمار بچے یتیم اور مائیں اپنی ممتا سے محروم ہوگئیں۔

اس دن ہمارے گھر میں بھی دو جنازے پہنچے۔ ایک میرے خاوند مکرم میاں مبشر احمد صاحب اور دوسرے میرے کزن مکرم میاں فدا حسین صاحب کا۔ جو خدا کے حضور اپنی زندگیوں کا نذرانہ دے کر ابدی زندگی پا گئے۔ خدا تعالیٰ نے جنہیں شہادت کے لئے چنا۔ ان کی زندگیاں یقیناً قابل رشک اور قابل عمل ہیں۔ میرے خاوند مکرم میاں مبشر احمد صاحب مکرم میاں برکت علی صاحب اور مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے ہاں 1944ء کو کھاریاں میں پیدا ہوئے۔ اس سے پہلے ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے تھے۔ بہت دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ زندگی والا بچہ دیا۔ تین سال کی عمر میں ماں کی شفقت سے محروم ہوگئے دو بھائی تھے جو اپنی خالہ کی زیر عاطفت پلنے لگے۔ دس سال کی عمر میں دوسری والدہ آ گئیں۔ جن میں سے اللہ تعالیٰ نے 7 بھائی اور دو بہنیں عطا کیں۔ اپنے سب بہن بھائیوں میں بے مثال محبت تھی اور وہ اپنی دوسری والدہ کا بہت احترام کرتے تھے۔

والد صاحب کی وفات کے وقت سب سے چھوٹے بھائی کی عمر 4 سال تھی۔ ان سب کی تعلیم اور تربیت کا خیال رکھا اور جب جوان ہوئے تو کاروبار اور شادی کی ذمہ داری بھی احسن طریقے سے نباہی۔ اپنے بھائیوں کی محبت میں ایثار اور قربانی کے بے مثال واقعات ہیں۔ 2000ء میں وزیر آباد سے گوجرنوالہ کینٹ شفٹ ہوئے۔ وزیر آباد والا گھر فروخت کر کے گوجرانوالہ میں گھر خریدنے کا ارادہ کیا۔ انہی دنوں آپ کے بھائیوں نے ایک کارخانہ خریدا۔ جس میں کچھ رقم کی ضرورت تھی۔ آپ نے گھر خریدنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور وہ رقم اپنے بھائیوں کو دے دی تا کہ انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آپ ایک نیک دل اور نیک فطرت انسان تھے۔ چنانچہ بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں کئی قابل تحسین واقعات ہیں۔ میٹرک کی تعلیم کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج گوجرنوالہ میں داخلہ لے لیا اور روزانہ بذریعہ ٹرین آیا جایا کرتے تھے۔ اس زمانے میں طالب علموں کی سہولت کے لئے پاس Pass سسٹم تھا۔ مہینے بھر کا ٹکٹ ایک ہی دفعہ بن جاتا تھا۔ بعض اوقات اگلے مہینے کا پاس بنوانے میں دیر ہو جاتی۔ تو آپ باقاعدہ ٹکٹ لے کر سفر کرتے۔ آپ کے کلاس فیلو کہتے آپ کیوں ٹکٹ لیتے ہیں۔ جبکہ ہمارا پاس تو کبھی چیک نہیں ہوتا۔ مگر آپ یہی کہتے کہ ان کی مرضی ہے۔ ہمارا تو فرض ہے کہ ہم ٹکٹ لے کر سفر کریں۔ اکثر اوقات ان کے دوست اس بات پر مذاق اڑایا کرتے تھے۔

بے حد خوش خلق انسان تھے۔ ان کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی۔ جو شہادت کے وقت بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔ جس محفل میں جاتے ایک لطیف تاثر چھوڑتے تھے۔ بے شمار لطیفے یاد تھے۔ موقع محل پر لطیفوں کے ذریعے ماحول خوشگوار دیتے تھے۔

ایک صلح جُو انسان تھے۔ کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتے تھے۔ اپنے رشتہ داروں یا جماعت کے کسی گھر میں ناراضگی کا پتہ چلتا تو ان کی صلح کرا کے ہی دم لیتے۔ کبھی جھوٹ بولا نہ غیبت کی۔ گھر میں کبھی کسی نے کسی کے بارے میں کوئی بات کی تو فوراً کہتے۔ ان کی باتوں کو چھوڑیں۔ ہم اپنی باتیں کرتے ہیں۔

جہاں تک ہوسکتا آپ دوسروں سے احسان کا سلوک کرتے۔ اگر کوئی زیادتی کرتا۔ تو آپ یہی کہتے کہ میں نے اس سے اجر نہیں لینا۔ میں تو خدا تعالیٰ سے اجر کا طلبگار رہتا ہوں۔ بلاشبہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق سچے ہوکر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرتے تھے۔

ہمسایوں سے بے حد احسان اور محبت کرتے تھے۔ وزیر آباد سے جب گوجرانوالہ شفٹ ہوئے تو ہمسایوں نے رو رو کر رخصت کیا اور یہی کہتے رہے کہ آپ جیسا ہمسایہ ہمیں کبھی نہیں ملے گا۔ گوجرانوالہ کرائے کے مکان میں رہنے لگے۔ نیچے کے پورشن میں مالک مکان رہتی تھی۔ آپ کے نیک اطوار کو دیکھ کر کہتی تھی کہ میں بہت خوش قسمت ہوں مجھے آپ جیسا کرایہ دار ملا۔ میں اسے بہت بڑی سعادت سمجھوں گی۔ اگر آپ میرے بچوں کو اپنے زیر تربیت رکھیں۔

وزیر آباد میں برسات کے دنوں میں اکثر سیلاب آ جاتا تھا۔ پورے شہر میں پانی آ جایا کرتا تھا۔ نشیبی علاقوں کے گھر پانی میں ڈوب جایا کرتے تھے۔ ہمارے گھر کے قریب ایک عیسائی بستی تھی۔ ان کے گھر چھتوں تک پانی آ جاتا تھا۔ آپ انہیں اپنے گھر کا ایک حصہ رہنے کے لئے دے دیا کرتے تھے اور جب تک ان کے گھروں سے پانی نہ نکل جاتا۔ وہ وہاں ہی رہتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔

اللہ تعالیٰ پر بے حد توکل رکھنے والے تھے۔ 1974ء میں جب احمدیوں پر ظلم کا بازار گرم تھا۔ آپ کوکا کولا، شیزان اور دیگر مشروبات کے ڈسٹری بیوٹر تھے۔ مخالفین نے آپ کی ایجنسی پر دھاوا بول دیا۔ ساری بوتلیں اٹھا کر لے گئے۔ کاروبار ختم ہوگیا۔ مگر آپ کی زبان پر حرف شکایت نہ آیا۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والوں میں سے تھے۔ کاروبار میں نہایت محنتی اور دیانتدار تھے۔ کئی بار جعلی مشروبات بنانے والے آپ کے پاس آتے اور سہانے سپنے دکھاتے۔ کہ آپ کی دیانتداری کے بہت چرچے ہیں۔ آپ ہماری تھوڑی سی بوتلیں مکس (Mix) کر کے بیچیں گے۔ تو دنوں میں امیر ہو جائیں گے۔ آپ معذرت کے ساتھ ان کی پیشکش کو مسترد کر دیتے اور یہی کہتے کہ آپ غلط جگہ پر آئے ہیں۔ کسی اور کے ساتھ کاروبار کیجئے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو۔ کے 2010ء میں اپنے ایک خطاب میں فرمایا۔ ”28 مئی کے شہداء نے ہر طبقہ کی نمائندگی کی ہے“۔

خاکسارہ کو یقین ہے کہ میاں مبشر احمد صاحب نے ایک ایماندار بزنس مین کی نمائندگی کی ہے۔ اپنے ملازمین سے بہت محبت اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انہیں اپنے باپ کی طرح سمجھتے تھے۔ اپنے دکھ سکھ کا راز انہیں بتاتے تھے۔ آپ نے کئی ملازموں کی شادیاں کرائیں۔ مشروبات کا کاروبار عموماً گرمیوں میں ہی ہوتا ہے۔ آپ ان کے کھانے پینے کا خاطر خواہ بندوبست کرتے۔ ان کے لئے کھانا گھر سے پکواتے اور سالن ہمیشہ ان کی پسند کا بنواتے تھے۔

آپ ایک شفیق باپ تھے۔ اپنے بچوں کو کبھی جھڑکتے نہ تھے۔ ان سے جب کبھی کوتاہی ہوتی تو نرمی سے سمجھاتے اور بہت دعائیں کرتے تھے۔

دوران تعلیم گھر سے دور بچوں کو کوئی تکلیف پہنچتی۔ تو آپ کی چھٹی حس بتا دیتی۔ آپ فون کرتے تو واقعی اس بچے کو کوئی نہ کوئی تکلیف ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا ایک بیٹا عزیزم قمر احمد واقف زندگی ہے۔ جو کہ آجکل بینن افریقہ میں مربی کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ آپ اس کو ہمیشہ یہ نصیحت کرتے تھے۔ جو کام کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنا ہے۔ دعا کرنی ہے اور پھر نتیجہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینا ہے۔ ہمارے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے اور ایک بچی ہم نے ایک احمدی گھرانے سے گود لی ہے جو اس وقت بارہ سال کی ہوگئی ہے۔ اس سے بے حد محبت تھی۔ اس کی ہر فرمائش پوری کرتے۔ بہت اچھے سکول میں تعلیم دلوا رہے ہیں۔

جب کبھی بیمار ہوتے۔ تو اپنے بیٹوں سے یہی کہتے۔ کہ میری ایک امانت (بچی) آپ کے پاس ہے۔ اس کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھنا ہے اور اس کی کسی نیک گھرانے میں شادی کرنی ہے اپنی بہوؤں، پوتے، پوتیوں اور نواسیوں سے بے حد محبت تھی۔ ان کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ اپنے داماد کا بے حد احترام کرتے تھے۔ کہ یہ میری بیٹی کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کرتا ہے۔

میرا پوتا عزیزم زین احمد جس کی عمر اڑھائی سال ہے۔ ابھی تک نہیں بھولا۔ وہ یہی کہتا ہے کہ میں نے اللہ میاں کے پاس چلے جانا ہے جہاں میرے دادا ابو رہتے ہیں۔ میرے ساتھ ان کا رویہ نہایت دوستانہ تھا۔ میری 38 سالہ ازدواجی زندگی میں کوئی لمحہ نہیں ملتا کہ مجھے ڈانٹ تو درکنار کبھی سخت لہجے میں بات کی ہو۔

گھریلو معاملات میں کبھی دخل اندازی نہ کرتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کافی عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع گوجرانولہ کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے چندہ اور رپورٹیں مرکز تک پہنچانے کی ذمہ داری لی ہوئی تھی۔ جو احسن طریقہ سے نبھائی۔

نہایت ہی بے نفس سچے اور کھرے انسان تھے۔ جماعت اور خلافت سے غیر معمولی محبت تھی۔ بچپن سے لے کر آخر تک مختلف جماعتی عہدوں پر کام کیا۔ آپ کے ماموں میاں غلام احمد صاحب کافی عرصہ امیر جماعت ضلع گوجرانوالہ رہے ہیں۔ آپ ان کے دست راست رہے ہیں۔ کوئی بھی مشکل کام ان کے ذمہ لگایا جاتا۔ اپنے ذاتی کاموں کو چھوڑ کر اسے مکمل کر کے چھوڑتے۔ 1974ء کے پُر آشوب دنوں میں کوئی جماعتی ڈاک تھی جو حضور کو دستی پہنچانی تھی۔ ماموں جان نے ان کے ذمہ لگائی۔ واپسی پر چنیوٹ میں جلوس نے بس کو روک لیا کہ اس میں کوئی مرزائی تو نہیں ہے۔ آپ کو دیکھ کر داڑھی سے پہچان لیا اور نیچے اترنے کو کہا بتاتے تھے کہ میں نے اسی وقت لبیک کہتے ہوئے اپنی جان خدا کے سپرد کر دی۔ مگر بعد میں ڈرائیور کی ہوشیاری سے بچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حالات پیدا کئے وزیر آباد سے گوجرانولہ اور پھر گوجرانوالہ سے لاہور شفٹ ہوئے اور اسی فیصلے کے مطابق محبان لاہور میں شامل ہوکر ابدی زندگی پا گئے۔

اس عظیم قربانی کرنے والوں کے لئے جہاں ایک آنکھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں روتی ہے کیونکہ ہمارا رونا اور فریاد کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے حضور ہی ہے کہ جو بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو دوسری آنکھ ہنستی ہے کہ اس نے ان محبان کو اپنے قرب کے لئے چن لیا ہے اور دائمی زندگی عطا فرمائی ہے اور میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے شوہر کو ان محبان میں شامل فرمایا۔ جو آسماں احمدیت پر کہکشاں بن کر تا ابد چمکتے رہیں گے اور جن کی زندگیاں اور صفات روشن مینار بن کر ہمیں راہنمائی دیتی رہیں گی۔

میرے شوہر اپنی عاجزی اور انکساری کی وجہ سے ہمیشہ اپنے خدا تعالیٰ سے آخرت میں پاس ہونے کے لئے 33 فیصد نمبر مانگا کرتے تھے۔ مگر میرے غنی اور بے نیاز خدا نے انہیں سو فیصد نمبر دے کر اپنے قرب میں ابدیت کا مقام دیا۔ الحمدللہ۔ اسی خدا کے آگے جھکتے ہوئے دعا گو ہوں۔ کہ تو اس ظلم اور زیادتی کا بدلہ لے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو بے حساب فتح ونصرت عطا فرما۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبید اللہ اکبر صاحب واقف نو ابن مکرم عبدالغفار صاحب حوالہ نمبر A - 196 ساکن "دارالذکر" علامہ اقبال روڈ لاہور نے سال 2008ء میں بی۔ ایس۔ سی فزیوتھراپی سیکنڈ پروفیشنل میں 440/600 نمبر حاصل کئے اور یونیورسٹی بھر میں اول رہے۔ اسی طرح امسال اپنے مذکورہ کورس کے تھرڈ پروفیشنل میں 425/600 نمبر حاصل کر کے امتیازی پوزیشن حاصل کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزازات بہت مبارک فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 30 ستمبر 2010ء کو خاکسار کے منجھلے بیٹے مکرم عبدالقیوم طارق صاحب کی بارات ربوہ سے ننکانہ صاحب پہنچی۔ روانگی سے قبل محترم مرزا منیر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ضلع نارووال نے دعا کروائی۔ اعلان نکاح خاکسار نے مکرمہ طلعت قمر صاحبہ بنت مکرم مرزا مبشر احمد صاحب قمر صدر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اگلے روز یکم اکتوبر 2010ء کو لیڈیز پارک بیوت الحمد کالونی میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم احسان اللہ صاحب چیمہ مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ دلہا اور دلہن محترم مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم آف غوطہ سراج ضلع نارووال حال ننکانہ صاحب کے نواسہ اور پوتی ہیں دلہا محترم محمد خان صاحب شہید فرقان بٹالین کا پوتا اور حضرت میاں غلام محمد صاحب راجپوت نارو رفیق حضرت مسیح موعود آف بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم رانا بنیامین صاحب ریٹائرڈ محرر بلدیہ ربوہ ایک عرصہ سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ نظر بہت کمزور ہے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ دل کے تین والو بند ہیں۔ بائی پاس متوقع ہے کمزوری اور بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شکیل احمد قریشی صاحب معلم سلسلہ گولارچی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم خلیل احمد قریشی صاحب ابن مکرم بابو محمد شفیع صاحب مرحوم آف کنری حال عزیز آباد کراچی قریباً 5 سال جگر کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار رہنے کے بعد 9 ستمبر 2010ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت العزیز کراچی میں مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعدازاں بیت مبارک ربوہ میں مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جبکہ قبرستان عام میں بعد از تدفین مکرم مبارک احمد شاہ صاحب دفتر وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم شریف النفس، ملنسار، نظام جماعت کی اطاعت اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ دوران بیماری شدید تکلیف اور اذیت کا نہایت صبر اور حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مرحوم اپنے حلقہ احباب میں شاعر کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ مختلف جماعتی رسائل میں کلام شائع ہوتا رہتا تھا۔ خلافت احمدیہ سے عقیدت و عشق کا اظہار اپنے منظوم کلام میں بھی کیا کرتے۔ مقابلہ نظم تحریری بعنوان "خلافت" خدام الاحمدیہ پاکستان برموقع صد سالہ خلافت جوبلی میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مرحوم مکرم مصباح الدین محمود صاحب مربی سلسلہ و مکرم برہان الدین صاحب مربی سلسلہ کے بہنوئی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں ضعیف والدہ، پانچ بھائی، پانچ بہنیں، اہلیہ محترمہ اور تین کم سن بچے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے کم سن بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شوکت علی صاحب صدر محلّہ دارالصدر شرقی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کی ایک بزرگ خاتون مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ موصیہ زوجہ مکرم معراج دین صاحب مرحوم عرف بابا ماجا بعمر 76 سال 19 ستمبر 2010ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ انتہائی شریف النفس، بے ضرر، صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب ہونے کے باوجود کبھی بھی کوئی مطالبہ نہ کرتی تھیں۔ اپنی اولاد اور بہوؤں کے بارہ میں بھی کبھی کوئی گلہ شکوہ نہ کرتیں۔ خاکسار کو بہت پیار کرتی تھیں جب بھی ملتیں دعا کے لئے کہتیں ہر ایک کا حال و احوال پوچھتیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کی آل اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ان کے دو بیٹے کارکن ہیں۔ ایک فضل عمر ہسپتال میں قمرالدین ادریس صاحب ہیں اور دوسرے صدر انجمن احمدیہ میں ناصر احمد صاحب ہیں۔

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 13/اکتوبر 2010ء کو بوقت ساڑھے دس بجے تا دوپہر 1-00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں اور پٹھوں کی مقدار جانچنے/دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ترکہ مکرم ولی محمد صاحب)

مکرم سلطان احمد ظفر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ولی محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے اکاؤنٹ نمبر 10-102 امانت تحریک جدید میں مبلغ -/68,278 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ عابدہ رشید صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ نگینہ یاسمین صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم سلطان احمد ظفر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مشہور محدث۔ امام ترمذی

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ایک مشہور محدث تھے جو صحاح ستہ میں شامل مشہور مجموعہ حدیث جامع ترمذی کے مولف کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ وہ 206ھ بمطابق 828ء میں زند سے کوئی 18 میل کے فاصلے پر واقع ایک نواحی بستی بوغ میں پیدا ہوئے۔ تاہم ترمذ میں سکونت اختیار کرنے کی وجہ سے ترمذی کہلائے۔

آپ کے ابتدائی حالات زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ پیدائشی نابینا تھے جب کہ بعض کے بقول آپ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ نے امام احمد بن حنبل امام بخاری اور ابو داؤد سے حدیث کا درس لیا اور پھر احادیث جمع کرنے کیلئے خراسان، عراق اور حجاز جیسے علمی مراکز کا سفر کیا۔

آپ نے متعدد کتابیں ترتیب دیں جن میں سے دو کتابیں شمائل ترمذی اور جامع ترمذی بے حد مشہور ہیں۔ شمائل ترمذی حضور اکرمؐ کی سیرت پر مشتمل ہے اور جامع ترمذی حضور کی احادیث کا مجموعہ ہے آپ کی دیگر کتابیں انساب، کنیت اور اسماء الرجال کے موضوع پر ہیں مگر اب نایاب ہیں۔

آپ نے 17 رجب 279ھ مطابق 13/اکتوبر 892ء کو وفات پائی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

منور جیولرز

(بکنگ جاری ہے)
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7970258

خبریں

مزید مہلت کی حکومتی درخواست مسترد

سپریم کورٹ نے این آر نظر ثانی کیس میں حکومت کی مزید مہلت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ حکومت وقار کا مظاہرہ کرتے ہوئے این آر او نظر ثانی کیس کی سماعت ہونے دے۔ تاخیری حربے استعمال کرنا زیب نہیں دیتا۔ حیلے بہانے چھوڑ کر حکومت سنجیدگی سے اس کیس کی سماعت ہونے دے۔ بدنیتی معاملے کا حل نہیں، این آر او نظر ثانی کیس کی سماعت 13/اکتوبر کو ہی ہوگی۔

جیل کے مچھروں سے نہیں ڈرتے، حکومت اپنی مدت پوری کرے گی صدر

زرداری نے کہا ہے کہ ہم جیل کے مچھروں سے نہیں ڈرتے، پیپلز پارٹی کی حکومت اپنی مدت پوری کرے گی، سیاسی اداکار عوام کی خدمت سے خائف ہوکر ہمارے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔ آمروں نے ہمیشہ پیپلز پارٹی کو نقصان پہنچایا ہے۔ سازشوں کا پہلے بھی مقابلہ کیا اب بھی کریں گے۔ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں اتنی بین الاقوامی امداد آئی جو پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔

ستمبر میں 15 فیصد اضافہ، مہنگائی 17 ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی

پاکستان میں ستمبر کے دوران مہنگائی کی شرح میں 15.71 فیصد اضافہ ہوگیا جو گزشتہ 17 ماہ کے مقابلے میں مہنگائی کی بلند ترین شرح ہے اور مہنگائی کی اس شرح میں مزید کا خدشہ ہے۔

پاکستان میں تیسرے ایٹمی ری ایکٹر کی تعمیر

خوشاب میں پاکستان کے تیسرے ایٹمی ری ایکٹر کی تعمیر پر امریکہ شدید غصے میں ہے۔ ری ایکٹر کے کولنگ ٹاور مکمل ہو چکے ہیں اور پلانٹ آئندہ چند ماہ میں کام شروع کر دے گا۔ جس سے پلوٹو نیم کی پیداوار بڑھے گی۔

قطر کے پہلے جدید ترین سیٹلائٹ کی خلا میں روانگی

مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ اور وسطی ایشیاء میں وسیع ترکمیونیکیشن نیٹ ورک کیلئے قطر اپنا جدید ترین سیٹلائٹ 2012ء میں خلا میں بھیجے گا۔ ذرائع ابلاغ کی رپورٹس کے مطابق خلاء میں بھیجا جانے والا یہ سیٹلائٹ تھری ڈائمینشنل ٹی وی سٹیشنز پر مشتمل ہوگا۔ جو کہ تمام ریڈیو سٹیشنز کو بھی کور کرے گا۔ اس جدید سیٹلائٹ کی بدولت انٹرنیٹ سمیت تمام جدید ٹیکنالوجی سے وسیع پیمانے پر استفادہ کیا جا سکے گا۔ (روزنامہ آجکل 13 مئی 2010ء)

مستحق طلباء کی امداد

❁ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

تصحیح

❁ مورخہ 11/اکتوبر 2010ء کو روزنامہ الفضل کے ص 11 کالم 3 پر ''فونوگراف کے ذریعہ عربی تقریر کے ریکارڈ کی تجویز'' کے زیر عنوان 1901ء کی بجائے 1910ء تحریر ہوگیا ہے۔ درست تحریر یوں ہے۔ ''31/اکتوبر 1901ء کی ملفوظات کی ڈائری میں لکھا ہے۔'' احباب درستی فرمالیں۔ شکریہ

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔اکتوبر

طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:41

Ph:047-6212131

ضرورت لیڈی ٹیچرز
M.A English، B.Sc M.Sc
0332-7057097
0476-213194

Hoovers World Wide Express

0345-4826677
042-5054243

ماشاء اللہ روم کولر
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور

FD-10

047-6214226/0334-6372030

الرحمن پراپرٹی سنٹر
0321-7961600
6214209

ضرورت ہے
03344-

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
Sergical & Arthopedic instruments

7-D
ڈاکٹر طاہر محمود عباس
0333-6396125
062-2887733